شواہد و دلائل کی روشنی میں

ڈاکٹر طاہر القادری

کا شرعی مواخذہ

مُفتی رضاءُ الحق اشرفی

ناشر



دارالافتا جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں
درگاہ کچھوچھہ شریف، ضلع امبیڈکرنگر، یوپی (بھارت)

سوال: ۲۷؍محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۷؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر جامع اشرف کے سالانہ جلسۂ دستار بندی کے اسٹیج سے ایک اعلامیہ بعنوان ''اعلان براءت و اظہار موقف'' جاری ہوا ہے جس میں ڈاکٹر طاہر القادری کے تعلق سے یہ موقف ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ سخت گمرہی میں مبتلا ہیں۔ اِس سلسلے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے جامع اشرف کے دارالافتاء سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری سے متعلق جو موقف بیان کیا گیا ہے کہ وہ سخت گمراہ ہیں اس کی تفصیلی معلومات مع دلائل مطلوب ہیں لہٰذا گزارش ہے کہ مدلّل تفصیلی معلومات سے نوازیں تاکہ شکوک وشبہات دفع ہوں اور تشفی حاصل ہو۔ والسلام

سائل
محمد سرفراز سُرٹھیا (جوگیشوری ویسٹ ممبئی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَکَ الْحَمْدُ یَا اللّٰہُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ:

ڈاکٹر طاہر القادری بانی وسر پرست تحریک منہاج القرآن پاکستان کی متعدد تحریروں، تقریروں اور بیانات کو پڑھنے اور سننے سے یہ معلوم ہوا کہ اُن کی بعض تحریروں، تقریروں اور بیانات میں کچھ باتیں اہل سنت و جماعت کے مسلّمہ نظریات سے متصادم بلکہ بعض کفر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔

ذیل میں اُن کے چند غیر شرعی اقوال وافعال کو حوالوں کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے:

(ا) ڈاکٹر طاہر القادری نے عیسائیوں کا مخصوص مذہبی تہوار کرسمس ڈے کو منہاج القرآن کی مسجد میں منایا، جس میں تحریک منہاج القرآن کی دعوت پر عیسائیوں کے پادری نے بھی شرکت کی۔ ڈاکٹر طاہر القادری اور پادری باہم بغل گیر ہوئے پھر عیسائیوں کو خوش

کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف نے اپنے استقبالیہ بیان میں یہ کہا:

''اور مسلمان اسلامی عقیدہ کے مطابق اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود، نماز روزہ حج زکات، کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود، قرآن مجید پر ایمان رکھنے اور اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان رکھے اور اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ اگر وہ صرف ایک شق کا انکاری ہے، وہ یہ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ اور اُن کے نام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا اور ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا تو تمام ایمان مختلف عقائد پر لاتے ہوئے اس کو فائدہ نہ دے گا۔ وہ ان سب کو ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔'' (ڈاکٹر طاہر القادری کے ویڈیو سے بعینہٖ منقول)

ڈاکٹر طاہر القادری نے یہ تو کہا کہ کوئی مسلمان اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے، لیکن یہ نہیں کہا کہ کوئی عیسائی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا دعویٰ کرے اور غیر محرف انجیل پر ایمان رکھے لیکن آخری رسول سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے اور دین اسلام کو تمام ادیان کے لئے ناسخ نہ مانے تو وہ کافر ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ اِس سے کرسمس کی تقریب میں موجود پادری اور عیسائی دنیا خوش نہ ہوتی۔ عیسائیوں کو تو خوشی اُسی وقت ہوتی جب یہ کہا جاتا کہ مسلمان اسلام کے جملہ عقائد و ارکان پر ایمان لانے کے باوجود اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے اور انھیں نبی و رسول نہ مانے تو وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے، لیکن مسیحی برادری، پیغمبر اسلام سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی و رسول نہ مانے تو کافر نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر طاہر القادری نے پہلے تو اشارۃً یہ بات کہی جس کو اسٹیج پہ بیٹھے ہوئے پادری نے اچھی طرح سمجھا اور دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر طاہر القادری کا شکریہ ادا کیا (یوٹیوب پہ ویڈیو ریکارڈ موجود ہے) پھر صراحت کے ساتھ ڈاکٹر موصوف نے یہ کہا کہ:

''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب

بیلیو رز (مومنین) میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفّار میں شمار نہیں ہوتے''۔

ڈاکٹر موصوف کی جانب سے اتنا بڑا اعزاز ملنے کے بعد عیسائیوں کو بھلا خوشی کیوں نہ ہوتی؟ چناں چہ اسٹیج کی زینت بنے ہوئے پادری کے ساتھ کرسمس کے شرکاء نے بھی ڈاکٹر موصوف کے اس جملے کا تالیاں بجا کر بھرپور استقبال کیا۔

ڈاکٹر موصوف نے عیسائیوں اور یہودیوں کو کفار کے زمرے سے نکالتے ہوئے بڑے واضح الفاظ میں یہ کہا:

''پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بیلیو رز (Believers) (مومن) اور نان بیلیو رز (Non Believers) (کفار) کی تقسیم کی جاتی ہے۔ نان بیلیو رز کو کفّار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں، اور بیلورز اُن کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ مذہب اُن کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بیلیو رز اور نان بیلیو رز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیو رز (مومن) میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے (یہاں پر اسٹیج پہ تالیاں بجتی ہیں۔ ویڈیو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ۱۲ام) اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی اور رسول اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بیلیو رز (کفار) کے زمرے میں آتے ہیں اور بیلیو رز میں پھر آگے تقسیم ہے، اہل اسلام اور اہل کتاب کی۔ خود قرآن مجید میں کفار کے لئے احکام اور ہیں اور اہل کتاب کے لئے احکام اور ہیں۔'' (ویڈیو دیکھنے کے لئے درج ذیل لنک پر جائیں)

(https://www.youtube.com/watch?v=jdYB67plaDc)

ڈاکٹر موصوف نے نان بیلیو رز کا معنی خود ہی بیان کیا کہ ''نان بیلیو رز کفار کو کہتے ہیں'' پھر یہ کہا:

''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیو رز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے''۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر موصوف عیسائیوں اور یہودیوں کو کافروں میں شمار نہیں کرتے۔ حالاں کہ قرآن مجید کی صریح آیات سے ثابت ہے کہ عیسائی اور یہودی کفّار میں شمار ہوتے ہیں۔ چند قرآنی

آیات ملاحظہ کریں:

☆سورۃ المائدہ آیت ۷۳:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلَاثَۃٍ وَ مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اِلٰہٌ وَاحِدٌ وَ اِنْ لَمْ یَنْتَھُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کافر ہو چکے ہیں جنھوں نے کہا کہ ''اللہ'' تین (حضرت عیسیٰ ابن مریم، حضرت مریم، اللہ عزوجل) میں سے تیسرا ہے، حالاں کہ معبود صرف ایک ہے۔ اگر وہ اپنی بات سے باز نہیں آئے (توبہ نہیں کی) تو ضرور ضرور ان کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

☆یہود و نصاریٰ کو کافر و مشرک قرار دیتے ہوئے سورۃ التوبہ آیت ۳۱ میں یہ فرمایا گیا ہے:

وَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَ قَالَتِ النَّصَارٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذَالِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِؤُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ. اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَ رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَاحِدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحَانَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

ترجمہ: اور یہودیوں نے کہا عزیر (علیہ السلام) اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا مسیح (علیہ السلام) اللہ کا بیٹا، اُن کی یہ بات جو وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں اُن سے پہلے کے کافروں کی بات کی مشابہ ہے۔ اللہ انھیں ہلاک کرے، کیسے وہ حق سے دور ہیں! اللہ کو چھوڑ کر انھوں نے اپنے پوپ اور پادریوں کو رب بنا لیا ہے، حالاں کہ مسیح (علیہ السلام) مریم (علیہا السلام) کا بیٹا ہے، اور اُن کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ صرف ایک معبود کی عبادت کریں، کوئی معبود نہیں مگر وہی (اللہ) وہ اُن کے شرک سے پاک ہے۔

☆سورۃ المائدہ آیت ۱۷ میں صاف صاف ارشاد ہے:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ۔

ترجمہ: یقیناً کافر ہو چکے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

☆سورۃ المائدہ آیت ۷۲ میں نصاریٰ کے شرک کا ذکر یوں آیا ہے:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ قَالَ الْمَسِیْحُ یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اعْبُدُوْا اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

الْجَنَّةَ وَ مَأْوَاهُ النَّارُ وَ مَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کافر ہو چکے ہیں جنھوں نے کہا کہ بے شک اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے، حالاں کہ مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اُس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں (کافروں) کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

☆ سورۃ المائدۃ آیت ۷۸ میں ہے:

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ۔

ترجمہ: بنی اسرائیل کافروں پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔

☆ سورۃ البیّنۃ آیت ٦ میں اُنھیں صاف طور سے کافر، مخلّد فی النار اور سب سے بد ترین کہا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اُولٰٓئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ۔

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی اہل کتاب اور مشرکین، نارِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی مخلوق میں سب سے بدترین ہیں۔

☆ سورۃ الحشر آیت ۱۱ میں یہود و نصاریٰ کو منافقوں کا بھائی اور کافر کہا گیا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ۔

ترجمہ: کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا؟ وہ اپنے اہل کتاب کافر (یہود و عیسائی) بھائیوں سے کہتے ہیں۔

قرآنی آیات اِس بات کے ثبوت پر واضح اور صریح ہیں کہ یہود و نصاریٰ کا شمار کفار میں ہے، لیکن نصوصِ قرآنیہ صریحہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کو راضی کرنے کے لئے ڈاکٹر طاہر القادری نے یہ کہا کہ ’’یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے‘‘۔

ڈاکٹر موصوف کا کہنا ہے ’’یہ (یہود و نصاریٰ) کفار میں شمار نہیں ہوتے‘‘ اور قرآنی آیات کہہ رہی ہیں کہ یہ کُفّار ہیں، لہٰذا صریح قرآنی آیات کے خلاف یہود و نصاریٰ کو کفار

میں شمار نہ کرنا سخت گمرہی بلکہ کفر ہے۔ نصوصِ قطعیہ صریحہ سے اہل کتاب یہود و نصاریٰ کا کفر ثابت ہے، اسی وجہ سے باتفاق اہلِ اسلام یہود و نصاریٰ کافر ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے کافر ہونے میں امت مسلمہ کا کوئی اختلاف نہیں، البتہ بعض حیثیتوں کے لحاظ سے عیسائی کو یہودی سے بڑا کافر کہا گیا ہے اور بعض کے لحاظ سے یہودی کو عیسائی سے بڑا کافر مانا گیا ہے۔

مِنْحَةُ الْخَالِقِ عَلَى الْبَحْرِ الرَّائِقِ بَابُ نِكَاحِ الْكَافِرِ میں ہے:

اِنَّ كُفْرَ النَّصَارٰى اَغْلَظُ مِنْ كُفْرِ الْيَهُوْدِ لِاَنَّ نِزَاعَهُمْ فِي النُّبُوَّاتِ وَ نِزَاعَ النَّصَارٰى فِي الْاِلٰهِيَّاتِ۔

ترجمہ: عیسائیوں کا کفر یہودیوں کے کفر سے سخت ہے۔ اس لئے کہ یہودیوں کا نزاع نبوت میں ہے (کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کرتے ہیں) اور عیسائیوں کا نزاع اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے۔ (بعض عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کہا، بعض نے حضرت مریم کو اور بعض نے تینوں کے مجموعہ کو)۔

اَلْمُحِيْطُ الْبُرْهَانِيُ فِي الْفِقْهِ النُّعْمَانِيُ اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ میں ہے:

وَ كُفْرُ الْيَهُوْدِ بَعْدَ ذَالِكَ اَغْلَظُ مِنْ كُفْرِ النَّصَارٰى لِاَنَّ الْيَهُوْدَ يَجْحَدُوْنَ نُبُوَّةَ نَبِيَّيْنَ نُبُوَّةَ نَبِيِّنَا وَ نُبُوَّةَ عِيْسٰى وَالنَّصَارٰى يَجْحَدُوْنَ نُبُوَّةَ نَبِيٍّ وَاحِدٍ وَ هُوَ نَبِيُّنَا۔

ترجمہ: پھر یہودیوں کا کفر عیسائیوں کے کفر سے زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ یہودی دو نبیوں کا انکار کرتے ہیں۔ ہمارے نبی (سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اور عیسائی ایک نبی یعنی ہمارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

علامہ ابن حجر ہیتمی نے تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج کتاب الردّۃ میں کفری اقوال و افعال کو ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے:

اَوْ لَمْ يُكَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَيْرِ الْاِسْلَامِ كَالنَّصَارٰى اَوْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهِمْ۔

ترجمہ: یا کوئی شخص اسلام کے سوا دوسرے دین کے ماننے والوں کو مثلاً عیسائیوں کو

کافر نہ سمجھے یا اُن کے کفر میں شک کرے (تو وہ کافر ہے)۔

علامہ نووی شافعی نے روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتیین کتاب الردّۃ میں امام قاضی عیاض کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے:

وَ اِنَّ مَنْ لَّمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ الْاِسْلَامِ کَالنَّصَارٰی اَوْ شَکَّ فِیْ تَکْفِیْرِھِمْ اَوْ صَحَّحَ مَذْھَبَھُمْ فَھُوَ کَافِرٌ وَ اِنْ اَظْھَرَ مَعَ ذَالِکَ الْاِسْلَامَ وَاعْتَقَدَہٗ وَ کَذَا یُقْطَعُ بِتَکْفِیْرِ کُلِّ قَائِلٍ قَوْلًا یَتَوَصَّلُ بِہٖ اِلٰی تَضْلِیْلِ الْاُمَّۃِ اَوْ تَکْفِیْرِ الصَّحَابَۃِ وَ کَذَا مَنْ فَعَلَ فِعْلًا اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّہٗ لَا یَصْدُرُ اِلَّا مِنْ کَافِرٍ وَ اِنْ کَانَ صَاحِبُہٗ مُصَرِّحًا بِالْاِسْلَامِ مَعَ فِعْلِہٖ کَالسُّجُوْدِ لِلصَّلِیْبِ اَوِ النَّارِ وَالْمَشْیِ اِلَی الْکَنَائِسِ مَعَ اَھْلِھَا بِزِیِّھِمْ مِنَ الزُّنَانِیْرِ وَ غَیْرِھَا۔

ترجمہ: جو شخص دوسرے ادیان کے ماننے والوں کو، مثلاً عیسائیوں کو کافر نہ سمجھے یا اُن کے کفر میں شک کرے یا اُن کے مذہب کو صحیح کہے تو وہ شخص کافر ہے، اگرچہ اپنا اسلام ظاہر کرے اور اسلام کے حق ہونے کا اعتقاد رکھے۔ اِسی طرح یقینی طور پر وہ شخص بھی کافر ہے جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت مسلمہ کو گمراہ یا صحابہ کو کافر قرار دینا لازم آئے۔ اِسی طرح اگر کسی نے ایسا کام کیا جس کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ کسی مسلمان کا کام نہیں مثلاً صلیب کو یا آگ کو سجدہ کرنا اور عیسائیوں اور غیر مسلموں کے مخصوص لباس مثلاً زنّار وغیرہ کے ساتھ اُن کے ہمراہ ان کی عبادت گاہوں میں جانا، تو ایسے کام کرنے والا شخص کافر ہے، اگرچہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہو۔

اَلْاِقْنَاعُ فِیْ فِقْہِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ میں ہے:

اَوْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ الْاِسْلَامِ کَالنَّصَارٰی اَوْ شَکَّ فِیْ کُفْرِھِمْ اَوْ صَحَّحَ مَذْھَبَھُمْ اَوْ قَالَ قَوْلًا یَتَوَصَّلُ بِہٖ اِلٰی تَضْلِیْلِ الْاُمَّۃِ اَوْ تَکْفِیْرِ الصَّحَابَۃِ فَھُوَ کَافِرٌ. وَ قَالَ الشَّیْخُ: مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ الْکَنَائِسَ بُیُوْتُ اللّٰہِ وَ اَنَّ اللّٰہَ یُعْبَدُ فِیْھَا وَ اَنَّ مَا یَفْعَلُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی عِبَادَۃٌ لِلّٰہِ وَ طَاعَۃٌ لَہٗ وَ لِرَسُوْلِہٖ اَوْ اَنَّہٗ یُحِبُّ ذَالِکَ اَوْ یَرْضَاہُ اَوْ اَعَانَھُمْ عَلٰی فَتْحِھَا وَ اِقَامَۃِ دِیْنِھِمْ وَ اَنَّ ذَالِکَ قُرْبَۃٌ اَوْ طَاعَۃٌ فَھُوَ کَافِرٌ. (الاقناع، ۲۹۸/۴)

ترجمہ: یا دین اسلام کے سوا دوسرے دین کے ماننے والے کو کافر نہ سمجھے، جیسے عیسائی

برادری کو کافر نہ سمجھے یا اُن کے کفر میں شک کرے یا اُن کے مذہب کو صحیح کہے یا کوئی ایسی بات کہے جس سے امّتِ مسلمہ کو گمراہ یا صحابہ کو کافر گرداننا لازم آتا ہو تو ایسا شخص کافر ہے۔ شیخ (امام احمد بن حنبل) نے فرمایا کہ جس کا عقیدہ یہ ہو کہ عیسائیوں کی عبادت گاہیں بھی اللہ کے گھر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اُن میں اللہ ہی کی عبادت ہوتی ہے اور یہودی و عیسائی جو عبادت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی عبادت اور طاعت اور اس کے رسول کی اطاعت ہے، یا یہود اور نصاریٰ کی عبادت کو پسند کرے یا اُس سے راضی ہو یا اُن کی عبادت گاہوں کو کھولنے اور ان کے دین کو رائج کرنے میں اُن کی مدد کرے اور اس کو نیکی اور طاعت سمجھے تو ایسا آدمی کافر ہے۔

امام قاضی عیاض مالکی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ میں یہ لکھا ہے:

نُکَفِّرُ مَنْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ تَوَقَّفَ فِیْهِمْ اَوْ شَکَّ اَوْ صَحَّحَ مَذْهَبَهُمْ وَ اِنْ اَظْهَرَ مَعَ ذَالِکَ الْاِسْلَامَ۔

ترجمہ: ملت اسلامیہ کے سوا کسی دوسری ملت کے ماننے والوں کو ہم کافر سمجھتے ہیں اور اُس کو بھی جو اُن کے کفر میں شک کرے یا اُن کے مذہب کو صحیح کہے، اگرچہ اپنے اِس نظریہ کے ساتھ خود کو مسلمان ظاہر کرے۔

(۲) اسلام میں غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں شرکت حرام اور اُس کی تعظیم کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مومن بندوں کی یہ شان بیان کی ہے: **وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ** ۔ اس کی تفسیر میں خطیب بغدادی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ قَالَ: اَعْیَادَ الْمُشْرِکِیْنَ.** (الدرر المنثور، ۶/۲۸۲) یعنی مومن بندوں کی یہ شان ہے کہ وہ مشرکین کے مذہبی میلوں اور تہواروں میں شریک نہیں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے عیسائیوں کا مخصوص مذہبی تہوار ''کرسمس'' منایا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ''کرسمس'' عیسائیوں کا خاص مذہبی تہوار اور ان کا مذہبی شعار ہے اگرچہ اس کو کچھ دوسرے غیر مسلم بھی عیسائیوں کا تہوار سمجھ کر مناتے ہیں۔ غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کو منانا اس کی تعظیم کرنا ہے اور غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کی تعظیم کفر ہے۔ فقہاء اسلام فرماتے ہیں

کہ غیر مسلموں کے محترم مذہبی ایّام کے احترام و تعظیم کی نیت سے اُن میں تحفے تحائف کا لین دین کرنا بھی کفر ہے اور اگر تعظیم کی نیت سے تحفے تحائف کا لین دین نہ ہو تو نا جائز و گناہ ہے۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:(وَالْاَعْطَاءُ بِاسْمِ النَّیْرُوْزِ وَالْمِھْرَجَانِ لَا یَجُوْزُ) اَیِ الْھَدَایَا بِاسْمِ ھٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ حَرَامٌ بَلْ کُفْرٌ وَ قَالَ اَبُوْ حَفْصِ اَلْکَبِیْرُ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَبَدَاللّٰہَ خَمْسِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ جَاءَ یَوْمَ النَّیْرُوْزِ وَ اَھْدٰی اِلٰی بَعْضِ الْمُشْرِکِیْنَ بَیْضَۃً یُرِیْدُ تَعْظِیْمَ ذَالِکَ الْیَوْمِ فَقَدْ کَفَرَ وَ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَ قَالَ صَاحِبُ الْجَامِعِ الْاَصْغَرِ اِذَا اَھْدٰی یَوْمَ النَّیْرُوْزِ اِلٰی مُسْلِمٍ اٰخَرَ وَ لَمْ یُرِدْ بِہٖ تَعْظِیْمَ الْیَوْمِ وَ لٰکِنْ عَلٰی مَا اَعْتَادَہٗ بَعْضُ النَّاسِ لَا یَکْفُرُ وَ لٰکِنْ لَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّفْعَلَ ذَالِکَ فِیْ ذَالِکَ الْیَوْمِ خَاصَّۃً وَ یَفْعَلُہٗ قَبْلَہٗ اَوْ بَعْدَہٗ لِکَیْ لَا یَکُوْنَ تَشْبِیْھًا بِاُولٰئِکَ الْقَوْمِ وَ قَدْ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔

ترجمہ: نیروز اور مہرجان (غیر مسلموں کے خاص تہوار) کے دن تحفوں کا لین دین جائز نہیں۔ یعنی نیروز اور مہرجان کے نام سے تحفوں کا لین دین کرنا حرام بلکہ کفر ہے۔ ابو حفص کبیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی آدمی نے پچاس سال عبادت کی پھر نیروز کے دن کے تہوار میں آ کر اس دن کی تعظیم کے ارادے سے کسی مشرک کو ایک انڈے کا بھی تحفہ دیا تو اُس نے کفر کیا اور اس کا نیک عمل برباد ہو گیا اور صاحب جامع اصغر نے کہا کہ نیروز کے دن اُس دن کی تعظیم کے ارادے سے نہیں بلکہ بعض لوگوں کی عادت کے مطابق کسی مسلمان کو تحفہ دیا تو کافر نہیں ہو گا لیکن خاص طور سے اُس دن یہ عمل کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔ اُس دن سے پہلے یا بعد میں کرے تا کہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں سے ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے عیسائیوں کا خاص مذہبی تہوار ''کرسمس'' منایا اور کرسمس منانا اس کی تعظیم و احترام کرنا ہے۔ عیسائی برادری اُسے یومِ ولادتِ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے طور پر مناتی ہے لیکن عیسائی مذہب کی کتابوں میں بھی ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم میلاد نہیں کہا گیا ہے نہ ہی اس کا کوئی تاریخی ثبوت ہے، بلکہ ابتدا میں عیسائی برادری بھی

اس تاریخ سے ناواقف تھی۔ ۳۲۵ عیسوی میں آباءِ کلیسا میں منعقدہ نیقیہ کونسل میں اس تاریخ کو ولادت مسیح (علیہ السلام) کا دن قرار دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ مسیحیت سے قبل بھی روم میں ۲۵ر دسمبر کو آفتاب پرستوں کا تہوار ہوا کرتا تھا۔ چناں چہ ولادتِ مسیح (علیہ السلام) کی حقیقی تاریخ کا علم نہ ہونے کی بنا پر آبائے کلیسا نے یسوع مسیح کو ''عہد جدید کا سورج'' اور ''دنیا کا نور'' خیال کرتے ہوئے اس تہوار کو یوم ولادتِ مسیح کے طور پر تسلیم کرلیا۔ کرسمس کے موقع پر مذہبی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں، خصوصی عبادتیں انجام دی جاتی ہیں۔ (ملخصاً)

(https://ur.wikipedia.org|wiki/%DA%A9%D8%B3%D9%85%D8%B3)

ظاہر ہے، جب مسیحی تاریخ میں یوم ولادتِ مسیح کا کچھ ذکر نہیں، بلکہ یہ ایک خیالی تاریخِ ولادت ہے تو بھلا شریعتِ اسلامیہ میں اس کا کیا اعتبار ہوگا؟ پھر اُسے یوم ولادتِ مسیح مانا بھی جائے تو کرسمس تہوار کے ساتھ عیسائی برادری کے کئی ایک غیر اسلامی نظریات لازمی طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ''کرسمس ڈے'' اللہ کے بیٹے کی پیدائش کا دن ہے، کیوں کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ قرآنی آیات کے مطابق عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ، الٰہ یا تین الٰہ میں سے تیسرا الٰہ کہتے ہیں۔ لوقا کی انجیل میں ہے:

فرشتہ نے اُن (مریم) سے کہا: خوف زدہ مت ہو، میں تمہارے لئے خوش خبری لایا ہوں، جو تم سب لوگوں کے لئے بڑی خوشیاں لائے گی۔ آج کے دن تمہارے لئے داؤد کے گاؤں میں ایک نجات دہندہ پیدا ہوا ہے، یہ مسیح ہی خداوند ہے۔ (لوقا:۲/۱۰-۱۱)

لوقا کی انجیل میں ولادتِ مسیح کے تعلق سے یہ ایمان سوز عقیدہ بھی مذکور ہے:

''نیز بیت اللحم میں ولادت کا ایک ظاہری سبب یہ بھی تھا کہ اُس وقت آگستس نے رومی سلطنت کی مردم شماری کا فرمان جاری کیا تھا تاکہ محصولات عائد کئے جائیں۔ چنانچہ یوسف اپنی مخطوبہ (ہونے والی بیوی) مریم کے ساتھ سفر پر نکل پڑے۔ اس دوران میں مریم یوسف کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہیں، لیکن دونوں کے درمیان میں رشتۂ زوجیت قائم نہیں ہوا۔ بیت اللحم پہنچے تو قیام کے لئے سرائے میں کوئی جگہ نہیں ملی اور ادھر مریم کے

وضعِ حمل کا وقت ہو گیا۔ مریم نے جانوروں کے چارہ رکھنے کی جگہ پہلوٹھا بچہ جنم دیا اور بچہ کو کپڑے میں لپیٹ کر جانوروں کے باندھنے کی وہ جگہ جہاں جانور وغیرہ گھاس وغیرہ کھاتے ہیں، اُس میں سلا دیا۔ (لوقا، ۲/۷)

(http://www.biblegateway.ocm/bible?passage:version=ESV&:202/7)=

معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ۔ لوقا انجیل میں حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو زانیہ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ولد الزنا مانا گیا ہے۔

ایک انگریز محقق ''ٹام فلائن'' کرسمس کی قباحت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب ''دی ٹربل وِد کرسمس'' میں لکھتا ہے:

''کرسمس سے وابستہ زیادہ رسومات کی اصل مسیحیت سے قبل بت پرستانہ مذہبی روایات ہیں۔ اُن میں سے بعض کا تعلق سماج، جنس یا علم کائنات سے ہے۔ لہٰذا ایک تعلیم یافتہ اور ثقافتی اعتبار سے حساس اور جدید نظریات کا حامل شخص اُن روایات کے ماخذ کو سمجھنے کے بعد انھیں ترک کرنے کی تحریک پاتا ہے۔ (کتاب مذکور، ص ۱۹)

اگر لوقا کی انجیل کے حوالے سے یہ باتیں آج کی عیسائی برادری کے یہاں نامقبول بھی ہوں پھر بھی اِس بات سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ولادتِ مسیح علیہ السلام کے تعلق سے مسیحی برادری کا یہ عقیدہ شامل ہے کہ ولادتِ یسوع مسیح، اللہ کے بیٹے کی پیدائش ہے، لہٰذا کرسمس کے تہوار کے ساتھ لازمی طور پر یہ عیسائی عقیدہ شامل ہے کہ وہ ابنُ اللہ (اللہ کے بیٹے) کا یومِ پیدائش ہے۔

عیسائیوں کے یہاں کرسمس ڈے مذہبی اعتبار سے تعظیم واحترام والا دن ہے۔ کسی مسلمان کا عیسائی پادری کے ساتھ کرسمس ڈے منانا اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ عیسائیوں کے مذہبی تہوار کو مقدس اور محترم قرار دے رہا ہے اور غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کو مقدس و محترم سمجھنا بحکمِ فقہاء کفر ہے۔

امام رازی مشرکین کے تہوار میں اور فساق کی مجلسوں میں شرکت کے ممنوع ہونے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لِاَنَّ الْحُضُوْرَ وَالنَّظْرَ دَلِيْلُ الرِّضَا بِهٖ بَلْ هُوَ سَبَبٌ لِوُجُوْدِهٖ وَالزِّيَادَةِ

فِیْہِ۔(تفسیر الرازی،۲۴/۴۸۵)

ترجمہ: مشرکین کے مذہبی تہوار میں شرکت کر کے ان کی پوجا پاٹ کو دیکھنا اُس سے راضی ہونے کی دلیل ہے بلکہ اُس کو مستحکم کرنے اور اس کے مجمع میں اضافہ کرنے کا سبب ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

رَجُلٌ اِشْتَرٰی یَوْمَ النَّیْرُوْزِ شَیْئًا لَمْ یَشْتَرِہٖ فِیْ غَیْرِ ذَالِکَ الْیَوْمِ اِنْ اَرَادَ بِہٖ تَعْظِیْمَ ذَالِکَ الْیَوْمِ کَمَا عَظَّمَہُ الْکَفَرَۃَ یَکُوْنُ کُفْرًا وَ اِنْ فَعَلَ ذَالِکَ لِاَجْلِ الشُّرْبِ وَالتَّنَعُّمِ لَا یَکُوْنُ کُفْرًا۔

ترجمہ: ایک آدمی نے نیروز (کافروں کے مخصوص تہوار) کے دن کوئی چیز خریدی، اُس چیز کو دوسرے کسی دن نہیں خریدا۔ اگر اس دن کی تعظیم کے ارادے سے ایسا کیا جیسا کہ کفار اُس کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ فعل کفر ہے اور اگر محض کھانے پینے اور نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے کیا تو کفر نہیں ہے۔

ثابت ہوا کہ کرسمس تہوار کو محترم و معظم سمجھنے اور اُس کو عیسائیوں کی طرح منانے والے پر توبہ و استغفار فرض ہے اور بحکم فقہاء اسلام اُس پر تجدید ایمان لازم ہے۔ بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کے بغیر بیوی حرام ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں اور یہودیوں اور مشرکوں کے تہوار کے دن اُن کی عبادت خانوں میں جانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ کیوں کہ وہاں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق میں حدیث نمبر ۱۶۰۹ کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

وَ لَا تَدْخُلُوْا عَلَیْھِمْ فِیْ کَنَائِسِھِمْ یَوْمَ عِیْدِھِمْ فَاِنَّ السُّخْطَۃَ تَنْزِلُ عَلَیْھِمْ۔

ترجمہ: عیسائیوں کے تہوار کے دن اُن کی عبادت گاہوں کے اندر نہ جاؤ کہ وہاں ان پر اللہ کا غضب اترتا ہے۔

یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقی میں بھی ہے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی اور شعب الایمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی منقول ہے:

اِجۡتَنِبُوۡا اَعۡدَاءَ اللّٰہِ الۡیَھُوۡدَ وَالنَّصَارٰی فِیۡ عِیۡدِھِمۡ یَوۡمَ جَمۡعِھِمۡ فَاِنَّ السَّخَطَ یَنۡزِلُ عَلَیۡھِمۡ فَاَخۡشٰی اَنۡ یُّصِیۡبَکُمۡ۔

ترجمہ: اللہ کے دشمن یہودیوں اور عیسائیوں کے تہوار کے دن اُن کے مجمع میں جانے سے بچو کیوں کہ اُن پر اللہ کا غضب اترتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہیں بھی پہنچے گا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

مَنۡ بَنٰی بِلَادَالۡاَعَاجِمِ وَ صَنَعَ نَیۡرُوۡزَھُمۡ وَ مِھۡرَجَانَھُمۡ وَ تَشَبَّہَ بِھِمۡ حَتّٰی یَمُوۡتَ وَ ھُوَ کَذٰلِکَ حُشِرَ مَعَھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔

جس نے عجمیوں (مشرکوں) کے شہر بسا کر اُن کے مذہبی تہوار نیروز اور مہرجان منانے کا انتظام کیا اور اُن کے تہوار میں اُن کی طرح عمل کیا اور اُس کو اُسی حال میں موت آ گئی تو قیامت کے دن مشرکین کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

امام مالک نے کسی مسلمان کے لئے اُس کشتی میں سوار ہونے کو نا جائز کہا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار میں جانے کے لئے ''مخصوص'' ہو، کہ کہیں اللہ کا عذاب اُس پر بھی اتر جائے۔

امام ابن القاسم مالکی نے کسی عیسائی کے تہوار میں ہدیہ کے لین دین کو منع فرمایا ہے۔ اس کا سبب یہ ذکر کیا ہے: **ھٰذَا عَوۡنٌ عَلٰی تَعۡظِیۡمِ عِیۡدِہٖ وَ کُفۡرِہٖ** ۔ترجمہ: یہ عیسائی کے تہوار اور اُس کے کفر کی تعظیم پر مدد کرنا ہے۔ (النوادر والزیادات علی ما فی المدونۃ، ۴/ ۳۶۸)

(۳) ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو؟'' کے صفحہ ۳۵ پر ہے:

''بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری و تشریحی ہے۔ اِس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور اُن کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرینِ انصاف نہیں''۔

ڈاکٹر موصوف کی کتاب کی مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تمام مسالک (وہابی، دیوبندی، شیعہ روافض وغیرہ) کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک کوئی بھی مسلک

گمراہ تو دور کی بات ہے فاسق بھی نہیں ہے۔ کسی بھی مسلک کے ماننے والے کو تنقید کا نشانہ بنانا اور فاسق کہنا انصاف کے خلاف ہے۔

☆ ایک تقریر میں ڈاکٹر موصوف نے شیعہ اور سنی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''جھگڑا سنی شیعہ میں نہیں ہے، جھگڑا خارجیت کا ہے۔ پھر یہ کہا کہ ''علی کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے'' اس کے بعد شیعہ سنّی دونوں سے کہا کہ'' آؤ تھوڑی دیر عبادت کریں خدا کی، کہو علی علی علی۔۔۔''۔

(www.minhaj.org, www.deenislam.com, Published on May-21-2012)

اِس سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر موصوف کے نزدیک شیعوں کا ''علی، علی'' کہنا بھی عبادت ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر موصوف شیعوں اور سنیوں کے حُبّ علی کو ایک جیسا مانتے ہیں۔

☆ چنانچہ شیعوں اور سنیوں کے ایک مخلوط مجمع کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف یہ کہتے ہیں:

''اہل سنت کے جو بھائی بیٹھے ہوں وہ ذرا ہاتھ کھڑے کرو۔ اہل سنت۔ ہاتھ نیچے کرو۔ جو عام رواج میں سنی کہلاتے ہیں وہ میری مراد ہے (یعنی ڈاکٹر صاحب کے یہاں شیعہ بھی سنّی ہیں اگر چہ عام رواج میں انھیں سنّی نہیں کہا جاتا۔۱۲)۔تم نعرہ لگاؤ۔ نعرۂ حیدری، کہو یا علی۔ (اس نعرہ پر اہل سنت نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں) پھر کہتے ہیں: جو شیعہ بھائی بیٹھے ہیں، اہل تشیع، وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ اہل تشیع ہاتھ کھڑے کریں۔ وہ صحابۂ کرام جنھوں نے اہل بیت کی شان بیان کی تھی، تم اُن کا نعرہ لگاؤ۔ نعرۂ صدیقی۔ تم کہو، حضرت صدیق اکبر زندہ باد۔ نعرۂ صدیق، کہو یا صدیق اکبر۔ پھر ڈاکٹر موصوف حضرت عثمان کے نام کا نعرہ بھی لگانے کا حکم دیتے ہیں، لیکن مجمع سے جواب سننے میں نہیں آتا ہے۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ اسٹیج سے ایک آدھ ہلکی آواز آتی ہے جو غالبًا کسی سنّی کی ہی ہوگی۔

پھر ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں '' آپس میں شیر وشکر ہو جاؤ۔ ایک ہو جاؤ اور جو دو کرنے واسطے آئے، اس کو دو کردو۔ جو ملا مولانا دو کرنے واسطے آئے اُسے دو کر کے واپس بھیجو۔''

(World Islamic Network, Published on Apr-11-2018)

ایک اور بیان میں کہتے ہیں:

☆ یاد رکھ لیں کہ ملائکہ معصوم ہوتے ہیں۔ اہل تشیع حضرات کے یہاں اہل بیت اطہار کے ائمہ کی نسبت بھی عقیدۂ عصمت ہے کہ امام سارے معصوم ہیں، جب کہ اہل سنت کے یہاں عقیدہ صرف انبیاء کی عصمت کا ہے۔

(islamtune.com, Published on Jan-16-2011)

اِس بیان میں ڈاکٹر موصوف نے خود اقرار کیا ہے کہ اہل تشیع ائمہ اہل بیت اطہار کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اہل سنت کے یہاں صرف انبیاء اور ملائکہ معصوم ہوتے ہیں۔ اب ڈاکٹر موصوف سے سوال یہ ہے کہ عقیدۂ عصمت میں اہل تشیع اور اہل سنت کا یہ اختلاف فروعی، تعبیری، تشریحی ہے یا یہ اصولی اور عقیدے کا اختلاف ہے؟ شیعہ روافض کا عقیدہ ائمہ اہل بیت کے تعلق سے یہ ہے کہ وہ گناہوں سے معصوم ہیں، لیکن دوسری طرف انبیاء کے تعلق سے اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ تقیہ کے طور پر اُن سے گناہ کا صدور جائز ہے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں ہے:

(خِلَافًا لِلشِّيعَةِ) فَاِنَّهُمْ لا يُجَوِّزُوْنَ عَقْلاً ذَنْبًا عَلَيْهِمْ (مُطْلَقًا) اَيَّ ذَنْبٍ صَغِيْرَةً اَوْ كَبِيْرَةً وَ هُمْ مَعَ قَوْلِهِمْ هٰذَا يُجَوِّزُوْنَ عَلَيْهِمُ الْكُفْرَ تَقِيَّةً عَقْلاً وَّ شَرْعًا قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَ بَعْدَهَا وَ هٰذَا مِنْ غَايَةِ حَمَاقَتِهِمْ۔

ترجمہ: شیعوں کا یہ موقف ہے کہ عقلاً صغیرہ اور کبیرہ کا صدور انبیاء سے جائز نہیں ہے، اُن کے اس قول کے باوجود وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت عقلاً اور شرعاً انبیاء سے تقیہ کے طور پر کفر کا صادر ہونا ممکن ہے۔ یہ اُن کی انتہائی درجے کی حماقت ہے۔ پھر آگے تحریر فرماتے ہیں:

وَالْحَقُّ اَنَّهُمْ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ خَرَجُوْا مِنْ رِبْقَةِ الْاِسْلَامِ وَ لِذَا رَاٰهُمْ بَعْضُ اَهْلِ اللّٰهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ كَمَا هُوَ مَشْرُوْحٌ فِي الْفُتُوْحَاتِ الْمَكِّيَّةِ لِلشَّيْخِ الْاَكْبَرِ وَارِثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ بَلْ حَكَمَ بَعْضُ اَهْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَنَّهُمْ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ترجمہ: حق یہ ہے کہ اِس قسم کے اقوال کے سبب روافض اسلام سے خارج ہیں۔ اِسی بنا پر بعض اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے انھیں خنزیروں کی شکل میں دیکھا ہے۔

جیسا کہ نائب رسول شیخ اکبر (محی الدین ابن العربی) کی کتاب الفتوحات المکیہ میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض اولیاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ روافض کا حشر خنزیروں کی صورت میں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اثنا عشری شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت معصوم ہیں، شیعوں کے مشہور عالم ملا محمد باقر مجلسی کی کتاب بحارالانوار جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۴ پر ہے:

قَدْ مَضَى الْقَوْلُ فِي الْمُجَلَّدِ السَّادِسِ فِيْ عِصْمَتِهِمْ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ وَ جُمْلَةُ الْقَوْلِ فِيْهِ اِنَّ اَصْحَابَنَا الْاِمَامِيَّةَ اَجْمَعُوْا عَلٰى عِصْمَةِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الذُّنُوْبِ الصَّغِيْرَةِ وَالْكَبِيْرَةِ عَمَدًا وَ خَطَأً وَ نِسْيَانًا قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَالْاِمَامَةِ وَ بَعْدَهُمَا بَلْ مِنْ وَقْتِ وِلَادَتِهِمْ اِلٰى اَنْ يَّلْقَوُا اللّٰهَ تَعَالٰى۔

ترجمہ: چھٹویں جلد میں انبیاء اور ائمہ اہل بیت کے سہو ونسیان سے معصوم ہونے کے بارے میں گفتگو ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں حاصل گفتگو یہ ہے کہ ہمارے امامیہ شیعوں کا اِس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء اور ائمہ اہل بیت صلوات اللہ علیہم سے عمدًا، خطاء، نسیاناً گناہ صغیرہ وکبیرہ کا صدور ممکن نہیں۔ نبوت وامامت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ بلکہ پیدائش سے لے کر وفات تک وہ معصوم ہیں۔

کیا ڈاکٹر موصوف کے نزدیک شیعہ، ائمہ اہل بیت کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنے کے باوجود گمراہ نہیں ہیں؟ اگر گمراہ ہیں تو پھر اہل سنت و جماعت سے ان کا یہ اختلاف فروعی، تعبیری وتشریحی کیوں کر ہوا؟

جو شیعہ روافض ضروریات دین کے منکر ہیں اُن کی تکفیر میں علماء ماراء النہر نے ایک تحریری فتویٰ صادر کیا تھا، اُس کے جواب میں ہندوستان کے رافضی شیعوں نے ایک رسالہ تحریر کیا تھا۔ جب وہ رسالہ عارف حقانی عالم ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ کے پاس پہنچا تو آپ کی غیرت فاروقی کو جوش آیا۔ آپ نے اپنی مجالس میں اور مجمع عام میں دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ذریعہ اُس رسالہ کا بھرپور رد فرمایا۔ صرف اتنے سے آپ کو اطمینان قلبی حاصل نہ ہوا اور ایک مستقل رسالہ اُس کے رد میں تصنیف فرمایا۔

رسالہ کے مقدمہ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے:

وَ هٰذَا الْفَقِيْرُ وَ اِنْ كَانَ يَرُدُّهَا بِالدَّلَائِلِ الْعَقْلِيَّةِ وَالنَّقْلِيَّةِ مُشَافَهَةً فِي الْمَجَالِسِ وَالْمَعَارِكِ وَ يُطْلِعُ النَّاسَ عَلٰى مَزَلَّاتِهِمِ الصَّرِيْحَةِ لٰكِنَّ حَمِيَّةَ الْاِسْلَامِ وَالْعِرْقَ الْفَارُوْقِيَّ مِنِّيْ لَمْ يَكْفِيَا بِهٰذَا الْقَدْرِ مِنَ الرَّدِّ وَالْاِلْزَامِ وَ غَلِيْلَ صَدْرِيْ لَمْ يَذْهَبْ بِمَا ذُكِرَ مِنَ الْكَبْتِ وَالْاِفْحَامِ فَتَقَرَّرَ فِيْ خَاطِرِيْ اَنَّ اِظْهَارَ مَفَاسِدِهِمْ وَ اِبْطَالَ مَقَاصِدِهِمْ لَا يُفِيْدُ فَائِدَةً تَامَّةً وَ لَا يَنْفَعُ مَنْفَعَةً عَامَّةً حَتّٰى يُقَيَّدَ بِالْكِتَابِ، وَ يُجْعَلَ فِيْ حَيِّزِ التَّحْرِيْرِ فَشَرَعْتُ فِيْ رَدِّ مَقَاصِدِهِمِ الْفَاسِدَةِ وَ عَقَائِدِهِمِ الْكَاسِدَةِ الَّتِيْ اَوْرَدَهَا فِيْ تِلْكَ الرِّسَالَةِ۔

ترجمہ: شیعوں کے اُس رسالے کا جواب اگر چہ فقیر مجلسوں اور علمی بحثوں میں عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ دیتا تھا اور اُس کی غلط باتوں سے لوگوں کو مطلع کرتا تھا، لیکن میری اسلامی حمیت اور فاروقی غیرت نے اتنے پر اکتفا کرنے کو گوارا نہیں کیا۔ میرے دل میں آیا کہ صرف زبان سے شیعوں کے مفاسد اور ناپاک مقاصد کا رد و ابطال زیادہ مفید نہیں ہوگا جب تک کہ تحریری طور پر اُن کا رد و ابطال نہ ہو۔ چناں چہ میں نے اُن کے بُرے مقاصد اور باطل عقائد کا اِس رسالہ میں رد کیا ہے۔

رسالہ کے شروع میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے:

اِنَّ الشِّيْعَةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْاِمَامَ الْحَقَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِمَّا بِنَصٍّ جَلِيٍّ اَوْ خَفِيٍّ وَ اَنَّ الْاِمَامَةَ لَا تَخْرُجُ مِنْهُ وَ مِنَ اَوْلَادِهٖ اِلَّا بِتَقِيَّةٍ مِّنْهُمْ اَوْ بِظُلْمٍ مِّنْ غَيْرِهِمْ۔

ترجمہ: شیعوں کا گمان یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس پر یا تو واضح نص ہے یا نصِ خفی ہے۔ اُن کا یہ بھی گمان ہے کہ امامت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد سے نہیں نکلے گی مگر تقیہ سے یا دوسروں کی طرف سے ظلم کے سبب۔

پھر آگے شیعوں کے ۲۴ فرقے شمار کئے ہیں، اُن میں سے بعض بعض کو کافر کہتا ہے۔

پھر ۱۴ ویں نمبر پر فرقۂ امامیہ اور اُس کے گمراہ کن نظریات کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وَ هٰذَا اٰخِرُ بَيَانِ فِرَقِهِمِ الضَّالَّةِ الْمُضِلَّةِ وَ اِنَّمَا لَمْ نَذْكُرْ بَاقِيَ الْفِرَقِ

لِاَنَّھُمْ مُوَافِقُوْنَ بِالْمَذْکُوْرِیْنَ اِلَّا فِیْ اَشْیَاءَ یَسِیْرَۃٍ۔

ترجمہ: میں نے شیعوں کے گمراہ اور گمراہ گرفرقوں میں اِتنے ہی کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، کیوں کہ باقی فرقے انھیں کے موافق ہیں۔بس اُن میں تھوڑا بہت فرق ہے۔

پھر شیعوں کے دجل وفریب کوذکرکرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے:

وَ مَا ذَا اَشْنَعَ مِنْ اَنَّھُمْ یَنْسِبُوْنَ اَنْفُسَھُمْ اِلٰی اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ یَدَّعُوْنَ مُتَابَعَتَھُمْ وَ مُوَالَاتَھُمْ وَ اُولٰئِکَ الْاَخْیَارُ یَتَبَرَّءُ وْنَ عَنْ ھٰذِہِ الْمَحَبَّۃِ الْمُفْرِطَۃِ وَ لَا یَقْبَلُوْنَ مِنْھُمْ مُتَابَعَتَھُمْ. اِنَّمَا مَحَبَّۃُ ھٰؤُلَاءِ الضُّلَالِ کَمَحَبَّۃِ النَّصَارٰی بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَفْرَطُوْا فِیْ مَحَبَّتِہٖ حَتّٰی عَبَدُوْہُ وَ ھُوَ بَرِیْءٌ مِّنْھُمْ۔

ترجمہ: اور یہ کتنی بُری بات ہے کہ شیعہ خودکواہل بیتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہیں اوراُن کی پیروی اورمحبت کا دعویٰ کرتے ہیں، حالاں کہ اہل بیتِ اطہار و اخیاراُن کی غلو والی محبت سے بری ہیں اور اُن کے نزدیک روافض کا دعوائے محبت مقبول نہیں۔ اِن گمراہوں کی محبت ویسی ہے جیسی نصاریٰ کی محبت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے ہے۔نصاریٰ نے اُن کی محبت میں اتنا غلو کیا کہ ان کومعبود بنالیا، حالاں کہ وہ نصاریٰ کی اس محبت سے بری ہیں۔(رسالۃ ردالروافض،ص۴)

مفسر قرآن امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی مالکی متوفی ۶۷۱ھ نے تفسیر القرطبی ۴/۱۶۳ پر روافض کے بارہ فرقے شمار کئے ہیں، اُن میں ایک فرقہ ''لاعنیہ'' ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:وَاللَّاعِنِیَّۃُ یَلْعَنُوْنَ عُثْمَانَ وَ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرَ وَ مُعَاوِیَۃَ وَ اَبَا مُوْسٰی وَ عَائِشَۃَ وَ غَیْرَھُمْ ۔ترجمہ: فرقۂ لاعنیہ رافضیوں کا وہ فرقہ ہے جوحضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت معاویہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت عائشہ وغیرہم رضی اللہ عنہم (اور وہ صحابہ جوحضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کے مطالبے کے معاملے میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنے والے تھے) کولعن طعن کرتے ہیں۔

روافض کے اِس فرقے کوغوث العالم مخدوم سیداشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ متوفی ۸۰۸ھ نے بھی فرقۂ لاعنیہ فرمایا ہے۔(لطائف اشرفی،لطیفہ۵۳)

اہل سنت و جماعت کے نزدیک شیعہ اورروافض گمراہ و بد مذہب ہیں۔اُن کے بعض

فرقے یا افراد جو ضروریات دین کے منکر ہیں مثلاً وہ روافض جو حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو معبود یا نبی کا درجہ دیتے ہیں یا یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن مکمل نہیں ہے، اس کا کچھ حصہ امام غائب کے پاس ہے اور امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کا انکار کرتے ہیں۔ یہ اور اِس طرح کے کفری عقائد رکھنے والے روافض کافر ہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں روافض کے بعض کفری عقائد کو ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا ہے: **وَ هٰـؤُلاءِ الْـقَـوْمُ خَـارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلامِ وَ اَحْكَامُهُمْ اَحْكَامُ الْمُرْتَدِّيْنَ كَذَا فِي الظَّهِيْرِيَّةِ۔**
ترجمہ: اس قسم کے کفری عقائد رکھنے والے روافض دین اسلام سے خارج ہیں۔ اُن کے احکام وہی ہیں جو مرتد لوگوں کے احکام ہیں۔ ایسا ہی ظہیریہ میں ہے۔ (ہندیہ: موجبات الکفر، ۲/۲۶۴)

جو روافض صحابۂ کرام کو سب وشتم کرتے ہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن کرتے ہیں، یا افضلیت صدیق اکبر کا انکار کرتے ہیں، یا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں، اِس قسم کے عقائد رکھنے والے شیعہ تبرائی جیسا کہ ایسے شیعہ عموماً ہند و پاک میں پائے جاتے ہیں، اُن کے گمراہ و بدعقیدہ ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ لیکن ڈاکٹر طاہر القادری نے شیعوں اور سنیوں کو خطاب کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ شیعیت اور سنیت ایک ہی چیز ہے، اِس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے نزدیک دورِ حاضر کے شیعوں اور اہل سنت و جماعت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اِس بات کی تائید اُن کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' کی عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۵ پر یہ لکھا ہے کہ تمام مسالک میں جو بھی اختلاف ہے وہ بنیادی و اصولی نہیں بلکہ فروعی، تعبیری وتشریحی ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری شیعہ فرقے کو بھی اہل حق سمجھتے ہیں، اِس پر اُن کے ویڈیوز اور تحریریں تو شاہد ہیں ہی، مزید اُس کی تائید اِس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ۸/فروری ۲۰۱۹ء کو ڈاکٹر موصوف ۱۱/روزہ پروگرام کے ساتھ انڈیا آرہے ہیں اور اُن کا میزبان کوئی سنّی ادارہ یا تنظیم نہیں بلکہ شیعوں کا مشہور مذہبی پیشوا سید کلب جواد اور ایک رافضی مولوی سید حسنین بقائی بنے ہیں۔ دعوت کی منظوری کا اعلان خود ڈاکٹر موصوف نے منہاج القرآن کے چینل

سے تحریرًا اور تقریرًا سوشل میڈیا میں بھی نشر کیا ہے۔

لہٰذا تمام سنیوں کو بجا طور پر ڈاکٹر موصوف سے اس بات کے مطالبہ کا شرعی حق حاصل ہے کہ بغیر کسی ابہام کے وہ اپنا موقف واضح کر دیں کہ شیعوں اور رافضیوں کو وہ کیا سمجھتے ہیں؟ سنّی صحیح العقیدہ مسلمان یا اہل سنت سے خارج گمراہ و بد دین فرقہ؟

(۴) ڈاکٹر طاہر القادری کی تحریروں، تقریروں سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ وہ تمام اسلامی فرقوں کو اہل حق سمجھتے ہیں۔ ذیل میں چند شواہد ملاحظہ کیجئے۔

☆ ہمارے ادارے منہاج القرآن میں جماعت اسلامی کے لوگ بھی رکن بن سکتے ہیں۔ اہل حدیث، شیعہ، دیوبندی بھی منہاج القرآن کے رکن ہیں۔ (انٹرویو۔ روز نامہ جنگ، ۲۷/فروری ۱۹۸۷ء، بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص ۹۳)

☆ ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہل حدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسوں تک پہنچتی ہے۔ (نوائے وقت میگزین لاہور، ۱۹/ستمبر ۱۹۸۶ء، بحوالہ مصدر سابق، ص ۱۳۱)

☆ میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے اُن کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (انٹرویو۔ رسالہ دید و شنید لاہور، ۴/مارچ ۱۹۸۶ء، بحوالہ سابق، ص ۱۰۵)

☆ ہماری اتفاق مسجد میں شیعہ سے لے کر وہابی تک سب لوگ آتے ہیں۔ اس لئے آتے ہیں کہ یہاں محبت اور اخوت کا پیغام دیا جاتا ہے، نفرتوں کا پیغام نہیں۔ (انٹرویو۔ رسالہ دید و شنید، ۴ تا ۱۹/اپریل ۱۹۸۶ء)

☆ میں جماعت اسلامی سمیت کسی بھی مذہبی جماعت کو نا اہل قرار نہیں دیتا۔ بے شک مولانا مودودی نے بہت کام کیا۔ (انٹرویو۔ جنگ میگزین، ۲۷/فروری ۱۹۸۷ء، بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص ۱۳۵)

☆ ہر جماعت اپنے مسلک اور عقائد کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے، سو یہاں طریقہ کسی کے کام پر تنقید کرنا نہیں ہے۔ وہ جماعتیں جو اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے حقوق کے لئے مسلکی تشخص کی بنیاد پر کام کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے۔ (اہم انٹر یو۔ ص ۳، ملخصا، بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص ۱۴۷)

الحاصل: ڈاکٹر طاہرالقادری نے صریح قرآنی آیات کے خلاف یہود ونصاریٰ کے کافر ہونے کا انکار کیا۔ (بحوالۂ سابق) عیسائیوں کا مخصوص مذہبی تہوار کرسمس ڈے خود عیسائی پادری کے ساتھ مل کر منایا۔ شیعہ روافض سمیت تمام اسلامی فرقوں اور اہل سنت و جماعت کے اختلاف کو فروعی، تعبیری وتشریحی قرار دیا، لہٰذا اُن کے گمراہ وگمراہ گر ہونے میں شک نہیں۔

(۵) ۲۵؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں پیس فار ہیومینیٹی کانفرنس کا انعقاد کر کے خود ہر مذہب کے دھرم گرو کے سامنے مائک لے جا کر اُس کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی درخواست کی اور ہر دھرم گرو نے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کی۔ کسی نے ہرے راما ہرے کرشنا کہا، کسی نے ''جیسَس جیسَس'' کہا، کسی نے گاڈ فادر کہا، کسی نے نمو بُدّھائے کہا۔ یعنی تمام غیر مسلموں نے اپنے اپنے انداز میں پوجا کی اور ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ سب نے ''اللہ'' کو پکارا۔ ڈاکٹر موصوف کے الفاظ یہ ہیں:

Allah means god nothing else , it not special thing for muslim. Allah is the Arabic word for god, for barahma, for lord, for the creater you know but you can raise any word specified for your us remember our lord according to your own religion, so let according to our own tradition and relegions remember our god.

ترجمہ: اللہ کا معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے خاص نہیں۔ اللہ عربی لفظ ہے جو گاڈ، برہما، لارڈ، (رب) خالق کے لئے ہے۔ آپ اُسے کسی بھی لفظ سے یاد کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لئے خاص ہو۔ آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں، اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق۔ اپنے گاڈ کو یاد کرو۔

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا۔ وہاں جو مسلمان تھے انھوں نے اللہ اللہ کہا اور جتنے غیر مسلم شرکاء تھے سب خاموش رہے۔ پھر ڈاکٹر موصوف نے ایک ہندو پنڈت کو مائک دیتے ہوئے کہا:

Any god you want say any word probably any name according to your religion.

ترجمہ: جس گاڈ کو تم اپنے مذہب کے مطابق جس لفظ سے پکارنا چاہتے ہو پکارو۔
پنڈت نے مائک میں بلند آواز میں ''ہرے کرشنا ہرے راما ہرے ہرے'' کہا۔
پنڈت نے جب اپنی پوجا کر لی تو ڈاکٹر موصوف نے مائک ایک کرسچن کے سامنے کیا۔
کرسچن نے جِیُسَس (Jesus)، جِیُسَس، جِیُسَس فادر گاڈ کہا۔ واضح رہے کہ کرسچن، جِیُسَس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں اور فادر گاڈ اللہ کو کہتے ہیں، جو عیسائی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فادر (باپ) ہے۔ عیسائی پادری نے اپنے عقیدے کے مطابق اپنے رب کو پکارا۔ اُس کے بعد ڈاکٹر موصوف نے مائک ایک بُدھسٹ پجاری کے سامنے کیا۔ اُس نے ''نمو بُدّ ھائے، نمو بُدّ ھائے کہا۔ اِس منتر سے بدھسٹ گوتم بدھ سے دعا کرتے ہیں۔ اِس منتر کا معنی ہے ''بدھ کے آگے میرا سر جھکا ہوا ہے''۔ آخر میں ڈاکٹر موصوف نے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے بُدھسٹ پجاری کو مائک دیا تو اُس نے لا الٰہ الا اللہ کی آواز جو مسلمانوں کی طرف سے بلند کی جارہی تھی، کے درمیان مائک پر ''نمو بدّ ھائے نمو بدّ ھائے'' کہا۔

ڈاکٹر طاہر القادری کی منعقدہ کانفرنس میں ہونے والے مذکورہ بالا گمراہ کن اور کفریہ افعال کو یوٹیوب پر درج ذیل لنک سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(https://www.youtube.com/watch?v=MuhIYUioIOM)

ڈاکٹر طاہر القادری سے سوال یہ ہے کہ کیا معبود برحق جسے اسلام اللہ کہتا ہے اُسی کو گاڈ فادر، جِیُسَس (Jesus)، برہما، رام، کرشنا، بُدّ ھا کہا جاتا ہے۔ آپ نے تو یہی کہا کہ عربی زبان میں جس کو اللہ کہا جاتا ہے وہی برہما ہے وہی گاڈ ہے۔ کیا اِس سے مسلمانوں میں یہ میسیج نہیں جاتا ہے کہ تمام مذاہب میں اللہ ہی کی عبادت ہوتی ہے، لہٰذا تمام مذاہب حق ہیں؟ کیا یہ کفر و ایمان کو ایک کرنا نہیں ہے؟ کیا فروغِ انسانیت کے لئے امن کانفرنس کے انعقاد کا مطلوب مشترکہ ''بین مذاہب'' عبادت کے پروگرام کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا؟ اسلام اور دیگر مذاہب میں بہت سی مشترکہ انسانی اخلاقی قدریں ہیں، کیا اُن مشترکہ انسانی قدروں کو بناءِ امن قرار دے کر بین مذاہب کانفرنس کا انعقاد نہیں ہو سکتا تھا؟ یا نہیں ہو سکتا ہے؟ آپ تو خود کو صوفی المشرب کہتے ہیں، ذرا بتائیے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں صوفیائے کرام

نے انسانی رواداری، اخلاقی اقدار کے فروغ اور امنِ باہم کے قیام کے لئے کبھی بین مذاہب پروگرام، مجلس و محفل جس میں مشترکہ عبادت کا اہتمام ہو، اُس کا انعقاد کیا ہے؟

(۶) ڈاکٹر موصوف نے دینی اداروں کے فارغ التحصیل علماء دین کی توہین اور ان کا استہزا کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

☆ دینی اداروں سے فارغ التحصیل مولوی بن گئے جن کا کام نکاح خوانی اور مردوں کی تجہیز و تکفین کے سوا کچھ نہ تھا۔ دینی تعلیم کے حصول کے لئے صرف وہی لوگ آتے ہیں جنھیں جدید تعلیم کے وسائل میسر نہیں آتے یا جو ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ (فرقہ واریت، ص ۹۶، بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص ۱۰۵)

☆ پھر یہ بھی کہا ہے:

مذہبی اداروں میں پلنے بڑھنے والے عصری تقاضوں سے نابلد رہے۔ اُن کا دائرہ کار مسجدوں کی امامت، جمعہ کی خطابت، جنازہ پڑھانے اور قل خوانی پر تلاوت تک محدود ہو کر رہ گیا۔ (پمفلٹ تحریکی امتیازات، ص ۱۰، بحوالہ مصدر سابق)

ڈاکٹر موصوف کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ جو علماء دین اُن کی طرح ماڈرن نہیں ہیں وہ ان کے نزدیک نکاح خواں، مردوں کو نہلانے والا غسّال، کم فہم، عصری تقاضوں سے نابلد اور قل خوانی کرنے والا مولوی ہے۔ یہ انداز متکبرانہ ہے اور علماء دین کی توہین و استخفاف کی طرف مُشیر ہے۔ علماء دین کی توہین و استخفاف کو فقہاءِ اسلام نے کفر لکھا ہے۔

مجمع الانھر میں ہے: وَالْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ وَ مَنْ قَالَ لِلْعَالِمِ عُوَيْلِمُ اَوْ لِعَلَوِيّ عُلَيْوِيٌّ قَاصِدًا بِهِ الْاِسْتِخْفَافَ كَفَرَ۔ ترجمہ: سیادت کے سبب سادات کا اور علم کے سبب علماء دین کا استخفاف کفر ہے۔ جب توہین کے ارادے سے کسی عالم کو ''عَالِمِ وا'' یا کسی عَلَوِی کو ''عَلَوِیّا'' کہا تو اس نے کفر کیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ علماء دین کو تحقیراً مولوی و مُلاّ کہنا بھی کفر ہے۔

(۷) ڈاکٹر طاہر القادری اپنے ایک بیان میں یہ کہتے ہیں:

''ایک شخص نے اشتعال میں آکر قرآن مجید کو نوچ لیا اور نوچ کوچ کر غیض و غضب سے اُس کو پھاڑ دیا اور زمین پر پھینک دیا۔ قرآن مجید کو نوچا، کوچا، پھاڑ کے زمین پہ پھینک

دیا تو اُس سے کیا مواخذہ کیا جائے گا؟ فرماتے ہیں کہ محققینِ حنفیہ اُس پر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے''۔(ویڈیو دیکھنے کے لئے کلک کریں: www.siratemustaqeem.net)

ڈاکٹر طاہرالقادری کا یہ بیان سراسر غلط، خلافِ واقعہ اور گمراہ کن ہے کہ محققینِ حنفیہ اُس شخص پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے جو قرآن مجید کو غیض وغضب سے نوچ کر پھاڑ کر زمین پہ پھینک دے۔ فقہ حنفی کی تمام معتبر کتب میں ہے کہ ایسا شخص کافر ومرتد ہو جائے گا۔ اِسی طرح قرآن مجید کو گندگی میں پھینکنے والا شخص بتوں کو سجدہ کرنے والے شخص کی طرح کافر و مرتد ہے، اگرچہ وہ دل سے اسلام کو سچا مانتا ہو اور زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو۔ مُصحفِ قرآن کو غیض وغضب میں نوچ کر پھاڑنا یا اس کو گندگی میں پھینکنا دین کی توہین والا فعل ہے جو دین اسلام کی تکذیب کی علامت ہے، لٰہذا یہ فعل کفر ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد عوض الجزیری المتوفی ۱۳۶۰ھ کی کتاب ''الفقہ علی المذاھب الاربعۃ'' (جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۴۲۴ھ) میں ہے:

وَ بِالْجُمْلَةِ فَالْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ صَرَّحُوْا بِاَنَّهُ لَا يَجُوْزُ تَكْفِيْرُ الْمُسْلِمِ اِلَّا اِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَاوِيْلُ كَلَامِهٖ فَلَوْ قَالَ كَلِمَةً تَحْتَمِلُ الْاِيْمَانَ مِنْ وَجْهٍ وَالْكُفْرَ مِنْ وُجُوْهٍ تُحْمَلُ عَلَى الْاِيْمَان حَتّٰى قَالُوْا: اِذَا قَالَ كَلِمَةً اَوْ عَمِلَ عَمَلاً يَسْتَلْزِمُ ظَاهِرُهُ الْكُفْرَ وَ لٰكِنْ وُجِدَتْ رِوَايَةٌ ضَعِيْفَةٌ يُحْمَلُ بِهَا عَلَى الْاِيْمَان لَا يَصِحُّ الْمُبَادَرَةُ بِتَكْفِيْرِهٖ نَعَمْ اِذَا فَعَلَ مَا لَا يُمْكِنُ حَمْلُهُ عَلَى الْاِيْمَانِ كَاَنْ مَزَّقَ مُصْحَفًا وَ اَلْقَاهُ عَلَى الْاَرْضِ بِغَيْظٍ وَ غَضَبٍ مِنْ حَالَةٍ عَصَبِيَّةٍ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاِنَّهٗ يُؤَاخَذُ بِهٖ۔

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ محققین احناف نے صراحت کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں جب تک تاویل ممکن ہو اُس کو کافر کہنا جائز نہیں۔ چناں چہ اگر کوئی ایسی بات کہی جس میں ایک پہلو ایمان کا نکل سکتا ہو اور متعدد پہلو کفر کے ہوں تو ایمان والے پہلو کو لیا جائے گا اور اُس کو کافر کہنے میں جلدی نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر ایسا کام کیا جس کو ایمان پر محمول کرنا ممکن نہ ہو، مثلاً مومن ہوتے ہوئے غیض وغضب میں عصبیت کی حالت میں مصحفِ قرآن کو پھاڑ دیا اور اُسے زمین پہ پھینک دیا تو اس پر مواخذہ ہوگا۔

پھر آگے یہ لکھا ہے کہ ایسے شخص کی بیوی اُس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اُسے

تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ کتابِ مذکور کی عبارت صاف واضح ہے کہ محققین حنفیہ ایسے شخص کو خارج از اسلام قرار دیتے ہیں اوراس کو قابل مواخذہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ماڈرن شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری فرماتے ہیں کہ جوشخص اشتعال میں آ کر غیض وغضب میں قرآن کونوچ کوچ کر پھاڑ کرزمین پہ پھینک دے گا اُس پر کیا مواخذہ ہوگا؟ محققین حنفیہ ایسے شخص پرکفر کا فتویٰ نہیں لگاتے۔

ڈاکٹر موصوف کے اس بیان سے قرآن حکیم کے تقدس کے حوالے سے عام مسلمانوں میں جس جرأت وبے باکی اور بےادبی کے جذبے کوفروغ حاصل ہوگا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن ڈاکٹر موصوف کو اِس کی کوئی پرواہ نہیں۔

فقہاءحنفیہ نے استخفاف وتوہینِ قرآن کا اتنا سخت حکم بیان فرمایا ہے کہ اِس کوکفری عمل قرار دینے میں بتوں کے سجدے کے برابر مانا ہے۔ چناں چہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار مع ردالمختار میں ہے:

وَ کَمَا لَوْ سَجَدَ لِصَنَمٍ اَوْ وَضَعَ مُصْحَفًا فِیْ قَاذُوْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَکْفُرُ وَ اِنْ کَانَ مُصَدِّقًا لِاَنَّ ذَالِکَ فِیْ حُکْمِ التَّکْذِیْبِ کَمَا اَفَادَهٗ فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ وَ اَشَارَ اِلٰی ذَالِکَ بِقَوْلِهٖ لِلْاِسْتِخْفَافِ فَاِنَّ فِعْلَ ذَالِکَ اِسْتِخْفَافٌ وَ اِسْتِهَانَةٌ بِالدِّیْنِ فَهُوَ اَمَارَةُ عَدَمِ التَّصْدِیْقِ. (الدرالمختار مع ردالمحتار، ۴/۲۲۲، باب المرتد)

ترجمہ: اسی طرح اگر بت کوسجدہ کیا یا مصحفِ قرآن کوگندگی کی جگہ ڈال دیا تو اُس کوکافر کہا جائے گا، اگر چہ وہ دل میں ایمان رکھنے والا ہو، کیونکہ اس کا یہ فعل تکذیب (دین کے انکار) کے حکم میں ہے۔ جیسا کہ شرح العقائد میں اس کو بیان کرتے ہوئے اس کی علت ''استخفاف'' (توہین) کوذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ فعل دین کو ہلکا سمجھنا اور دین کی اہانت ہے۔لہٰذا یہ عدم تصدیق (دین کونہ ماننے) کی علامت ہے۔

(۸) ڈاکٹر طاہرالقادری عیسائیوں، نصرانیوں اور دیگر غیرمسلموں کو بارگاہ رسالت کی گستاخی کی آزادی کا اشاریہ دیتے ہوئے اپنے ایک انگریزی بیان میں کہتے ہیں:

''ڈنمارک جیسے ملکوں میں سیکولر قانون ہے اوراس قانون کو پارلیمینٹ بناتی ہے لہٰذا اگر

کوئی انسان ڈنمارک جیسے سیکولر قانون والے ملک میں گستاخِ رسول کے لئے سزائے موت کی مانگ کرتا ہے تو میں اُسے پاگل قرار دوں گا اور اُسے ہاسپٹل جانے کی صلاح دوں گا''۔

ڈاکٹر موصوف کی یہ کوئی نادر تحقیق نہیں ہے کہ سیکولر ممالک کا قانون کسی خاص مذہب کوملحوظ رکھ کر نہیں بنایا جاتا بلکہ ملک کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ قانون بنایا جاتا ہے۔ یہ بات بھی مسلّم ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کی سزا قتل ہے، یہ مذہب اسلام کا قانون ہے اور اسلامی قانون کا نفاذ اسلامی ممالک میں ہوتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سیکولر ممالک کے غیر مسلموں کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ پیغمبر اسلام کی توہین کریں، کہ سزائے موت والا اسلامی قانون اُن پر لاگو نہیں ہوتا۔

اگر کسی سیکولر ملک کا غیر مسلم توہینِ رسالت کا مرتکب ہوگا اور پوری دنیا کے مسلمان اُس گستاخِ رسول کی سزائے موت کے لئے حکومت کے خلاف احتجاج کریں گے تو اُن کو ماڈرن شیخ الاسلام پاگل ڈکلیر کردیں گے اور سب کو پاگل خانے جانے کا حکم دیں گے۔

آخر ڈاکٹر موصوف اِس بیان سے مسلمانوں کو اور عالمی برادری کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ کیا ڈاکٹر موصوف کا مذکورہ بیان غیر مسلموں کے لئے اس بات کا اشاریہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ توہینِ رسالت کا قانون چوں کہ غیر مسلموں پر نافذ نہیں ہوتا لہٰذا اگر سیکولر ملک مثلاً ڈنمارک، ہندوستان وغیرہ میں کوئی غیر مسلم توہینِ رسالت کا مرتکب ہو تو مسلمان ایسے گستاخ رسول کی سزائے موت کا ہرگز مطالبہ نہ کرے ورنہ کناڈین شیخ الاسلام انھیں پاگل قرار دیں گے، اور سیکولر آقاؤں سے کہیں گے کہ ایسے مسلمان کو پاگل خانے میں داخل کر دیں۔ کیا ڈاکٹر موصوف کے بیان سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جائے گا کہ پیغمبر اسلام کا اہانت آمیز خاکہ بنانے والے ڈنمارک کے کارٹونسٹ کے خلاف احتجاج کرنے والے پوری دنیا کے مسلمان ڈاکٹر موصوف کے نزدیک پاگل پن کا مظاہرہ کرنے والے تھے؟ سب کو پاگل خانہ میں ایڈمیڈ کیا جانا چاہیئے تھا؟ استغفر اللہ العظیم۔ شیخ الاسلام کہلائے جانے والی شخصیت کی زبان سے یہودیوں اور عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے ایسا گمراہ کن بیان جاری ہو یہ قیامت نہیں تو اور کیا ہے؟

یہاں پر بھی ڈاکٹر موصوف کے دو چہرے سامنے آئے ہیں۔ ڈنمارک کے بیان میں

جو کچھ کہا اُس کے برخلاف پاکستان میں ایک انٹریو کے دوران یہ کہا کہ توہینِ رسالت کے مرتکب کی سزا قتل ہے، چاہے توہین کرنے والا مسلم ہو یا غیر مسلم۔ ڈنمارک والا بیان تو عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے تھا سو وہ مقصد پورا ہو چکا تھا، سوچا اب اُس بیان کو پاکستان میں کون سنے گا اور کس کو پتہ ہوگا کہ ڈنمارک میں کیا بیان کیا ہے؟ لیکن ڈاکٹر موصوف کے کذب ودجل سے پردہ اٹھ ہی گیا۔ اُن کے دونوں بیان کو سوشل میڈیا میں وائرل کر دیا گیا اور آخرش ماڈرن شیخ الاسلام کا اصلی چہرہ سامنے آ گیا۔ یوٹیوب پہ ڈاکٹر موصوف کے دونوں بیان موجود ہیں، کوئی بھی سن سکتا ہے۔ ڈنمارک والے بیان میں ڈاکٹر موصوف یہ کہتے ہیں:

So the parliament of Denmark and norway may decide that our law would be secular and not based on Holy Bible or Quran. So if the parliament makes the law, that is the law of land and it is to be respected. So if any body says about this Blashemy law in Denmark (Death-Punishment), I will say he is crazy! And should go to Hospital. Because the law of Danish is secular made by the parliament. We have to observe and respect the law made by parliament.

ترجمہ: ڈنمارک اور ناروے کے پارلیامینٹ یہ طے کر سکتے ہیں کہ اُن کا قانون سیکولر ہوگا، بائبل یا قرآن پر مبنی نہیں ہوگا۔ لہٰذا اگر پالیامینٹ کوئی قانون بناتا ہے تو وہ زمینی قانون ہوگا اور اُس کا احترام کرنا ہوگا۔ اب اگر کوئی ڈنمارک میں توہینِ رسالت (کفر) کی سزا سزائے موت کے تعلق سے بات کرتا ہے تو میں کہتا ہوں وہ پاگل ہے، اس کو پاگل خانہ جانا چاہیئے، کیوں کہ ڈنمارک کا قانون سیکولر ہے، پارلیامینٹ کا بنایا ہوا ہے۔ ہم پارلیامینٹ کے بنائے ہوئے قانون کا احترام کرتے ہیں۔

اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کا جذبہ ماڈرن شیخ الاسلام پر اتنا غالب آیا کہ انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ پاکستان میں اگر میں پاور میں ہوتا تو توہینِ رسالت کے قانون کو بدل دیتا۔

ڈاکٹر موصوف کے الفاظ یہ ہیں:

And if I was for eg in power in Pakistan, I again swear I would have changed this law.

ترجمہ: اگر میں پاکستان میں برسر اقتدار ہوتا تو پھر میں قسم کھا کر کہتا ہوں، میں اس قانون (قانونِ توہینِ رسالت) کو بدل دیتا۔

دراصل ڈاکٹر موصوف نے سلمان تاثیر قتل اور عاصیہ ملعونہ کے مطالبۂ سزائے موت کے تناظر میں اپنا بیان جاری کر کے پوری یہودی وعیسائی دنیا کے زخم پہ مرہم رکھنے کی کوشش کی تھی اور انھیں یہ تاثر دینا چاہا تھا کہ سلمان تاثیر کو ممتاز قادری شہید نے ظلماً قتل کیا ہے۔ چناں چہ ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک بیان میں واضح طور پر یہ کہا بھی ہے کہ ممتاز قادری قاتل ہے اس کی سزا قتل ہے۔ حالاں کہ پاکستان کے تمام اکابر واصاغر ذمہ دار علماء کا متفقہ نظر یہ تھا کہ سلمان تاثیر قادیانیوں کی حمایت کرتا تھا اور انھیں مسلمان سمجھتا تھا۔ اُس نے گستاخِ رسول عاصیہ ملعونہ کو سزائے قتل سے رہائی دلانے کی یقین دہانی کی تھی۔ سلمان تاثیر نے توہینِ رسالت والے قانون کی منسوخی کی بات کی تھی۔ اس کو کالا قانون کہا تھا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری بھی درحقیقت پاکستان سے توہینِ رسالت والے قانون کو ختم کرنے کی یہودی وعیسائی سازش کا ایک حصہ تھے، اسی لئے انھوں نے یہ کہا تھا کہ پاکستان میں اگر میں اقتدار میں ہوتا تو اِس قانون کو بدل دیتا۔

ڈاکٹر موصوف توہینِ رسالت والے قانون کو یکسر ختم کرنے کی بات تو کر نہیں سکتے تھے اِس لئے انھوں نے یہاں بھی اپنی عادت کے مطابق گول گھمانے والی پالیسی اختیار کی اور لوگوں کو ''پروسیزرل لا'' میں امینڈمیٹ کی بات میں پھنسا کر اپنے مقصد کی بات کہہ دی کہ ''پروسیزرل لا'' میں اصلاح وترمیم کی سخت ضرورت ہے تا کہ اقلیت یا کمزور طبقہ پر ظلم نہ ہو اور قانون کا غلط استعمال نہ ہو۔

اگر ڈاکٹر موصوف پروسیزرل لا میں اصلاح وترمیم کی بات کر رہے تھے تو یہ کون سی پیچیدہ بات تھی کہ پاکستان کے علماء ومشائخ نے ان کی بات کو نہیں سمجھا اور اُن پر یہ الزام رکھ دیا کہ ڈاکٹر موصوف قانون توہینِ رسالت کو پاکستان کے غیر مسلم اقلیتوں پر نافذ نہیں مانتے؟

صحیح بات یہ ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے یہودیوں اور عیسائیوں کوخوش کرنے کے لئے ڈنمارک میں یہ بیان جاری کیا تھا کہ توہینِ رسالت کا قانون غیر مسلموں پر نافذ نہیں ہوتا لہٰذا سیکولر ملک میں گستاخِ رسول کے لئے سزائے موت کی بات کرنا پاگل پن ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر پاکستان میں، میں اقتدار میں ہوتا تو اس قانون کو بدل دیتا۔ لیکن جب ان کی گرفت ہونے لگی تو اپنے بیان کو پروسیزرل لا میں ترمیم کی بات کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔

(۹) روز نامہ نوائے وقت لاہور 8/جون 1989ء میں ڈاکٹر طاہر القادری کی جانب منسوب ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس کی تردید ڈاکٹر موصوف کی طرف سے نہیں کی گئی ہے اور روز نامہ کے خلاف کوئی کاروائی بھی نہیں کی گئی ہے۔ اُس میں یہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے ایران کے مشہور مذہبی رہنما خمینی کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہا:

''امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں، جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضا ہے ہر بچہ خمینی بن جائے''۔

حالاں کہ یہ بات مسلّم ہے کہ خمینی اثنا عشری شیعہ رافضی تھا۔ خمینی کے بعض عقائد یہ تھے:

☆ ائمہ اہل بیت اور شیعوں کے امام کے لئے مقام محمود ہے جہاں کسی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل کی رسائی نہیں۔ (الحکومۃ الاسلامیۃ للخمینی، ص۵۲)

☆ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام اِس عالم کی تخلیق سے پہلے نور تھے۔ اُن کے مرتبہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (مصدر سابق)

☆ ائمہ اہل بیت کے تعلق سے سہو اور غفلت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یعنی ائمہ اہل بیت انبیاء کی طرح معصوم ہیں۔ (ایضا، ص۹۱)

☆ اثنا عشری شیعہ کلینی نے الکافی میں اور ملا باقر مجلسی نے مرأۃ العقول اور بحار الانوار میں یہ لکھا ہے کہ موجودہ صحیفہ قرآنی میں تحریف ہو چکی ہے، اس میں حذف واضافہ ہے۔

ایسے باطل، کفری عقائد رکھنے والے غالی رافضی شیعہ خمینی کو ڈاکٹر طاہر القادری نے تاریخ اسلام کا شجاع، جری اور مرد حق کہا اور یہ بھی کہا کہ خمینی کا جینا علی کی طرح اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ پھر یہ بھی کہا کہ خمینی کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔

ڈاکٹر طاہر القادری کے بیانات اوران کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو'' سے اِس بات کی تائید ہوتی ہے کہ وہ شیعوں کو اہل حق سمجھتے ہیں۔ وہ شیعوں اور سنیوں کے اختلاف کو عقائد کا اختلاف نہیں بلکہ فروعی اور تعبیری اختلاف کہتے ہیں، لہٰذا کچھ تعجب نہیں کہ وہ شیعوں کے امام خمینی کو مرد حق اور اس کے جینے کو علی کے جینے کی طرح اور اس کے مرنے کو حسین کے مرنے کی طرح ڈکلیر کر دیں۔

خلاصہ

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے مذکورہ بالا غیر شرعی اقوال وافعال کی بنا پر ہندو پاک کے ذمہ دار علماء اہل سنت نے اُن پر گمرہی کا حکم صادر فرمایا ہے اور بعض علماء نے تو کفر کا بھی قول کیا ہے۔ جس کے نزدیک جیسا جرم ثابت و محقق ہوا اُس نے ویسا ہی حکم لگایا۔ ہندو پاک کے جن علماء اہل سنت نے ڈاکٹر موصوف پر گمرہی کا حکم صادر فرمایا ہے، اُن میں سے چند مشاہیر کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ پاکستان

(۲) علامہ عبد الحکیم شرف قادری لاہوری علیہ الرحمہ

(۳) علامہ عبد اللہ قصوری علیہ الرحمہ

(۴) شیخ الاسلام مفتی سید محمد مدنی اشرفی جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

(۵) جانشینِ مفتی اعظم ہند مفتی اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف

(٦) جانشین صدر الشریعہ علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری گھوسی انڈیا

(۷) مفتی شفیق احمد شریفی الہ آباد انڈیا

(۸) مفتی نظام الدین رضوی صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور انڈیا

(۹) علامہ محمد احمد مصباحی ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

(۱۰) علامہ یٰسین اختر مصباحی دار القلم دہلی

(۱۱) مولانا مفتی قدرت اللہ رضوی شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا (یوپی)

(۱۲) مفتی شبیر حسن رضوی استاذ الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد (یوپی)

(۱۳) مفتی معراج القادری الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور (یوپی)
(۱۴) مولانا قمر عالم اشرفی شیخ الحدیث دار العلوم علیمیہ جمداشاہی (یوپی)
(۱۵) مفتی محمد اشرف رضا ممبئی
(۱۶) مفتی محمود اختر رضوی ممبئی
(۱۷) مفتی مجیب اشرف ناگپور
(۱۸) مفتی حبیب اللہ مصباحی پچپڑوا بلرامپور (یوپی)
(۱۹) مفتی شیر محمد خان راجستھان
(۲۰) ڈاکٹر مولانا غلام زرقانی جانشین علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
(۲۱) مفتی اکمل حسین پاکستان
(۲۲) مولانا کوکب نورانی پاکستان
(۲۳) مولانا سید مظفر حسین پاکستان
(۲۴) مفتی اشرف القادری پاکستان
(۲۵) مولانا سید تراب الحق قادری پاکستان
(۲۶) مفتی اشرف آصف جلالی پاکستان
(۲۷) علامہ غلام رسول رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر الاسلام پاکستان
(۲۸) مفتی ابوسعید محمد امین دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد پاکستان
(۲۹) مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) مفتی وقار الدین دار العلوم امجدیہ کراچی
(۳۱) علامہ عبد الرشید جھنگوی (ڈاکٹر موصوف کے استاذ محترم)
(۳۲) علامہ عطا محمد بندیالوی
(۳۳) مولانا عبد اللطیف ایم۔اے۔ جامع مسجد لطیف آباد حیدر آباد
(۳۴) مولانا سید علی عابد شاہ بخاری کھرکا شریف ضلع گجرات
(۳۵) مولانا عبد الستار خاں نیازی
(۳۶) مفتی تقدس علی خاں قادری رضوی بریلوی، شیخ الجامعہ راشدیہ پیر کوٹھ، ضلع خیر پور سندھ

(۳۷) مفتی محبوب رضا خاں بریلوی، سابق مفتی دار العلوامجد یہ کراچی
(۳۸) مفتی احمد میاں برکاتی، دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد پاکستان
(۳۹) مولانا ضیاء اللہ قادری سیالکوٹ
(۴۰) مفتی عزیز احمد قادری لاہور
(۴۱) علامہ شریف ملتانی
(۴۲) مفتی عبد القیوم ہزاروی پاکستان
(۴۳) علامہ فیض احمد اویسی پاکستان
(۴۴) علامہ احسان الحق قادری پاکستان
(۴۵) مولانا صدیق ہزاروی پاکستان
(۴۶) مولا غلام علی اوکاڑوی پاکستان
(۴۷) مفتی محمد امین فیصل آباد پاکستان
(۴۸) مولانا غلام فرید ہزاروی پاکستان
(۴۹) مولانا شبیر ہاشمی بتوکی پاکستان
(۵۰) مولانا صابر حسین انگلینڈ
(۵۱) بانی مرکزی مجلس رضا علامہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ لاہور پاکستان

اس کے علاوہ ہندو پاک کے کثیر علماءِ اہل سنت ومفتیان کرام نے ڈاکٹر طاہر القادری کو بالاتفاق گمراہ وگمراہ گر کہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کے باطل اقوال وافعال کے رد میں علماء اہل سنت نے کتابیں بھی لکھی ہیں، کچھ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ از: مولانا مفتی ولی محمد رضوی سربراہ اعلیٰ سنّی تبلیغی جماعت باسنی ناگور راجستھان

(۲) قھر الدیّان علی منھاج الشیطان۔ از: مولانا عاقب فریدی ممبئی

(۳) خطرہ کی گھنٹی۔ از: مولانا پیر محمد ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

(۴) ڈاکٹر طاہر القادری سنّی نہیں۔ از: جانشین مفتی اعظم مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ

(۵) پروفیسر طاہرالقادری کا علمی تحقیقی جائزہ۔از: ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری لاہور پاکستان
(٦) ڈاکٹر طاہرالقادری۔از: محمود الرشید حدوٹی لاہور پاکستان
(۷) بانی تحریک منہاج القرآن پر ایک منصفانہ نظر۔از: مولانا خالد محمود قادری پاکستان
(۸) فتنۂ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف۔از: مولانا محمد شبیر القادری برکاتی رضوی کراچی پاکستان
(۹) فتنہ طاہری کی حقیقت۔از: مولانا محبوب رضا خاں، پاکستان
(۱۰) ڈاکٹر طاہرالقادری کی علمی خیانتیں۔از: مولانا حکیم عمران ثاقب
(۱۱) طاہرالقادری خادم دین متین یا افاک اثیم۔از: مولانا حکیم عمران ثاقب
(۱۲) متنازعہ ترین شخصیت۔از: مولانا محمد نواز کھرل پاکستان
(۱۳) سیفِ نعمان بردرباری منہاج القرآن۔از: مفتی محمد فضل رسول سیالوی پاکستان
(۱۴) مسٹر طاہرالقادری کے الہامات اور شیطانی وساوس۔از: مولانا شبیر القادری
(۱۵) پروفیسر کا نیا فتنہ۔از: انجمن اشاعت اہل سنت پاکستان
(۱٦) قلم کچھ اور لکھتا ہے، زبان کچھ اور کہتی ہے۔از: مفتی محمد حنیف قریشی قادری پاکستان
(۱۷) ۷۳/ اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ وعقائد۔از: مفتی غلام سرور قادری

یہ ایک درجن سے زائد اُن کتابوں کی مختصر فہرست ہے جو ڈاکٹر طاہرالقادری کی گمرہی اور اس کے باطل اقوال وافعال کے رد میں ہندو پاک کے علماء اور مفتیان کرام نے تصنیف کی ہیں۔ اگر چہ مذکورہ تمام کتابوں کے جملہ مندرجات ومضامین سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں ہے تاہم طاہرالقادری کو گمراہ وگمراہ گر سمجھنے میں ہم اُن علماء کرام کی تائید کرتے ہیں جو اُن کی گمرہی کا موقف رکھتے ہیں۔ بطور نمونہ ڈاکٹر موصوف کی گمرہی کے بعض شواہد کو بھی ہم نے ذکر کردیا۔

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں اور دارالافتاء جامع اشرف کچھوچھہ شریف کی جانب سے ڈاکٹر طاہرالقادری کے تعلق سے جو حکم شرع بیان کیا گیا ہے وہ بے سند و بے بنیاد نہیں ہے۔ واضح رہے کہ یہاں حکم شرع کا اظہار مقصود ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی گمرہی پر انھیں کے بیانات وتحریرات کا ایک آئینہ پیش کردیا گیا ہے جس سے ہر انصاف پسند مسلمان یہ سمجھ

سکتا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنے مندرجہ بالا غیر شرعی اقوال وافعال کی بنا پر ضلالت و گمرہی میں مبتلا ہیں۔ جب تک اپنے تمام گمراہ کن اقوال وافعال سے شرعی توبہ ورجوع نہیں کرتے اُن سے قرآن وحدیث اور وعظ ونصیحت کی باتیں سننا ممنوع ہے کہ زہر ہلال کو قندِ شیریں بنا کر پیش کرنے کا ملکہ ڈاکٹر موصوف میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں توبہ ورجوع کی توفیق عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اُن کی گمراہ گری سے بچائے۔

ایک شبہ کا ازالہ

کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے عیسائی پادری کے ساتھ کرسمس مناتے وقت جو کہا تھا کہ ''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے''۔

اِس بیان کی وضاحت منہاج القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والا سہ ماہی مجلّہ ''العلماء'' لاہور کے جولائی - ستمبر ۲۰۱۱ء کے خصوصی شمارے میں کردی گئی ہے۔ اِس پر ڈاکٹر موصوف نے ''اسلام اور اہل کتاب'' کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے:

''جب قرآن مجید کا نزول ہو گیا تو پہلی سب کتب منسوخ ہو گئیں۔ قرآن مجید چوں کہ وحی الٰہی کا آخری ایڈیشن تھا اس لئے اُسے ناسخ الکتب کا درجہ دیا گیا اور اسلام کو ناسخ الادیان کا رتبہ ملا۔ لہٰذا اُس پر ایمان لانا ہی تمام کتب پر ایمان شمار کیا گیا۔ سو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ایمانی تسلسل کو برقرار رکھا اور اُس پر ایمان لے آئے، مومن شمار ہوئے، جو اس کے منکر ہوئے کافر قرار پائے۔ (سہ ماہی العلماء لاہور جولائی - ستمبر ۲۰۱۱ء)

ڈاکٹر موصوف نے جس بات کو ثابت کرنے کے لئے غیر ضروری تفصیلات ذکر کی ہیں اُس میں نہ کسی مسلمان کو شک ہے نہ کسی کا اختلاف۔ بھلا اِس بات سے کس مسلمان کو انکار ہے کہ بعثت نبوی سے قبل جس نبی کے پیروکاروں نے اپنے نبی کو مانا، اُس کی شریعت پر ایمان لائے وہ گزشتہ امتوں کے مومن بندے ہوئے، خواہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کے انبیاء میں کسی بھی نبی کے ماننے والے رہے ہوں،

یقیناً وہ مومن تھے۔ نیز مسلمانوں کا یہ عقیدہ بھی واضح ہے کہ گزشتہ تمام انبیاء ورسل اور کتب سماویہ کو برحق مانے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جب مذکورہ دونوں عقیدوں میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں تو دونوں کو ثابت کرنے کے لئے صفحات کے صفحات سیاہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

جس تحریر کو ڈاکٹر موصوف کے وکیلِ صفائی اُن کے کرسمس والے متنازع بیان کی وضاحت قرار دیتے ہیں درحقیقت وہ وضاحت نہیں۔ اِس مضمون کو سابقہ بیان کی وضاحت کہنا اُس وقت صحیح ہوتا جب کہ سابقہ بیان میں ابہام یا احتمال ہوتا۔ ڈاکٹر موصوف کا کرسمس والا بیان اپنے معنی ومفہوم، سیاق وسباق اور قرینۂ حال وغیرہ کے لحاظ سے بالکل واضح غیر محتمل ہے، لہٰذا جس مضمون کو ان کے کرسمس والے بیان کے لئے وضاحتی تحریر کہا جارہا ہے وہ وضاحتی تحریر نہیں بلکہ وہ کرسمس والے سابقہ بیان کی معارض اور اس کی مخالف ہے۔ ہاں اس تحریر کو سابقہ بیان کی تاویل باطل اور توضیح مردود کہہ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے کرسمس ڈے منایا، اُس میں عیسائی پادری کو مدعو کیا، کرسمس کی مخصوص رسم ادا کی۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ اُن عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے تو نہیں کیا تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں اُن کی نبوت ورسالت اور ان کی شریعت پر ایمان لانے والے تھے۔ جو کچھ کیا تھا اور جو کچھ کہا تھا وہ دورِ حاضر کے عیسائیوں اور یہودیوں سے متعلق تھا۔ ''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ، مسیحی برادری اور مسلمان'' کے تعلق سے ڈاکٹر موصوف نے کہا ''یہ بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے'' یہاں کفار سے کیا مراد ہے خود ڈاکٹر موصوف نے وضاحت کی کہ ''نان بیلیورز کو کفار کہتے ہیں''۔ تو لازماً ماننا ہوگا کہ بیلیورز مسلمان ہیں اور ڈاکٹر موصوف نے یہودیوں عیسائیوں کو بیلیورز کہا جس کا واضح مطلب ہے کہ انھوں نے انھیں کافر نہیں بلکہ مومن قرار دیا۔

حالاں کہ پوری دنیا کے مسلمان بلکہ تمام مذاہب والوں کو یہ معلوم ہے کہ اسلام اپنے سوا دیگر ادیان کو باطل مانتا ہے۔ اسلام کے ماننے والے کو مومن مسلمان کہا جاتا ہے اور اسلام کو نہ ماننے والے کو کافر کہا جاتا ہے، لہٰذا یہودی عقیدے کے ماننے والے اور مسیحی برادری کے لوگ کفار ہیں اور ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ وہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔ اگر کہا

جائے کہ ڈاکٹر موصوف کے خطاب کا تعلق مومنین اہل کتاب سے ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا جس پادری کے ساتھ انھوں نے کرسمس منایا تھا وہ دورِ عیسیٰ علیہ السلام کا پادری تھا؟ کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین میں سے تھا؟ یہ بات کتنی مضحکہ خیز ہے کہ خطاب دورِ حاضر کی عیسائی برادری سے ہو رہا ہے لیکن مخاطب دورِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افراد کو ٹھہرایا جا رہا ہے! اِسے پینترا بازی کے سوا اور کیا کہا جائے گا؟ بات دراصل یہ ہے کہ مخالفینِ اسلام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں اس فکر کو عام کیا جائے کہ مسلمان کسی بھی مذہب کو باطل تصور نہ کریں اور اسلام کے سوا کسی بھی دھرم کے ماننے والوں کو کافر نہ سمجھیں۔ ہر مذہب کے ماننے والے اپنے اپنے انداز میں توحید اور رسالت کو ماننے والے ہیں۔ ہر مذہب کا یہ عقیدہ ہے کہ پوری دنیا کا خالق و مالک ایک ہے اور اس کے پیغام کو پہنچانے کے لئے رسول (دھرم گرو) دنیا میں آئے۔ مثلاً یہودیوں کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام، نصرانیوں کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ہندوؤں کے لئے رام چندر جی، بدھسٹ کے لئے گوتم بدھ جی وغیرہ۔ لہٰذا ان میں سے کسی کے ماننے والوں کو کافر تصور نہ کیا جائے۔

حالاں کہ اسلام کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اسلام کے جملہ معتقدات و احکام کو برحق ماننے کے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھا جائے کہ اسلام تمام ادیانِ سابقہ کے لئے ناسخ ہے۔ یعنی اسلام سے پہلے جتنے ادیان و مذاہب تھے پیغمبر اسلام کی بعثت کے بعد سب منسوخ ہو چکے ہیں، اب صرف اسلام کا ماننے والا ہی ایمان والا کہلائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد میں یہود و نصاریٰ کے تعلق سے اِس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ اگر وہ اسلام کو حق جانیں اور پیغمبر اسلام کی رسالت کو بھی مانیں لیکن یہودیت اور نصرانیت سے برأت ظاہر نہ کریں اور ان کو منسوخ مانتے ہوئے شریعت اسلامیہ کو حق نہ مانیں تو وہ مومن نہیں ہیں، انھیں کفار میں شمار کیا جائے گا۔ چنانچہ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق باب المرتدین میں شرح الطحاوی کے حوالے سے ہے: **وَ اِسْلَامُ النَّصْرَانِیِّ اَنْ یَّقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ تَبَرَّأَ مِنَ النَّصْرَانِیَّةِ وَالْیَهُوْدِیُّ کَذَالِکَ یَتَبَرَّأُ مِنَ الْیَهُوْدِیَّةِ وَ کَذَا فِیْ کُلِّ مِلَّةٍ وَ اَمَّا بِمُجَرَّدِ الشَّهَادَتَیْنِ فَلَا یَکُوْنُ مُسْلِمًا۔**

ترجمہ: نصرانی کے مسلمان ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہنے کے ساتھ دین نصرانیت سے اپنی براءت ظاہر کرے۔ اسی طرح یہودی دین یہودیت سے براءت ظاہر کرے۔ یوں ہی ہر دین والا اپنے دین سے براءت ظاہر کرے محض شہادتین پڑھنے سے مسلمان نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام میں تقسیم مومن اور کافر کی ہے۔ مومن کو بیلیورز (ایمان والے) کہتے ہیں اور ان کے مقابلے میں کفار کو نان بیلیورز کہتے ہیں جیسا کہ خود ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے۔ پھر کافروں کی تقسیم ہے۔ بعض اہل کتاب ہیں، بعض غیر اہلِ کتاب کفار ومشرکین۔ لیکن ڈاکٹر موصوف نے اپنے بیان میں یہ کہا ہے کہ ''پھر آگے مومن کی تقسیم ہے''۔

اسلام میں تقسیم کافر کی ہے نہ کہ مومن کی۔ لیکن ڈاکٹر موصوف اپنی ندرتِ فکر سے مومن کی تقسیم کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں ''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، کفار میں شمار نہیں ہوتے''۔

ہر عقل مند کہے گا کہ جب کفار میں شمار نہیں ہوتے تو مومن میں شمار ہوتے ہیں۔ تو ڈاکٹر طاہر القادری کے مطابق تین قسم کے مومن ہوئے (۱) یہودی (۲) عیسائی (۳) مسلمان۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھنے والے بعثت نبوی سے پہلے کے لوگوں کی بات لاکر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ جب بعثت نبوی سے پہلے کے انبیاء کو ماننے والوں کا اب وجود ہی نہیں ہے تو یہاں پر ان کا ذکر چہ معنی دارد؟ ڈاکٹر موصوف کے کرسمس کی تقریب میں نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے مومن بیٹھے تھے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے مومن، تو اپنے بیان میں اُن کو مخاطب کرنے اور انھیں مراد لینے کا کیا تُک ہے؟

کوئی بھی غیر جانب دار خالی الذھن شخص ڈاکٹر موصوف کے اِس بیان سے یہی سمجھے گا کہ ڈاکٹر موصوف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ دورِ حاضر کے یہودی اور عیسائی مذہب کے ماننے والے کافر نہیں ہیں۔ اور یہی کرسمس کی تقریب کے مہمان عیسائی پادری نے بھی سمجھا، اسی لئے اُس نے اِس بات پر ڈاکٹر موصوف کی تالیاں بجا کر تائید کی۔

اگر ڈاکٹر موصوف کو دفعِ نزاع مطلوب ہوتا تو وہ اپنی ایک غلط بات کی تاویل باطل اور توضیح نامعقول پر ایک سو صفحات سیاہ کر کے بات کو دائیں بائیں نہ گھماتے بلکہ صاف صاف اعلان کر دیتے کہ ان کا کرسمس منانا فعل حرام تھا اور اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے تعلق سے اُن کا بیان غیر شرعی، گمراہ کن اور کفری قول پر مشتمل تھا، جس سے وہ رجوع اور توبہ کرتے ہیں اور صاف صاف اقرار کرتے ہیں کہ ''یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری'' اسلام کی نظر میں کفّار میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن اے صد حیف! ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اپنے غلط قول و عمل کو غلط تاویل و تشریح کے ذریعہ صحیح ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف نے ایک طویل تحریر شائع کر دی۔ ڈاکٹر موصوف کی توبہ و رجوع سے بھلے ہی یہود و نصاریٰ کو ناراضگی ہوتی لیکن اِس سے اللہ اور رسول یقیناً راضی ہوتے۔

ڈاکٹر موصوف کو یہ بات بھی معلوم ہوگی کہ یہود و نصاریٰ اسلام اور مسلمانوں سے اُس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ مسلمان اُن کے دین کو نہ مان لیں۔ اللہ تعالیٰ نے اوّل روز ہی اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اِس حقیقت کو واضح فرما دیا تھا۔ **وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ** (تم سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تم ان کے دین کو مان لو)۔

یہود و نصاریٰ اور دیگر ادیان باطلہ کے ماننے والوں کے تعلق سے علماءِ حق اہل سنت و جماعت نے جو حکم شرع بیان فرمایا ہے وہ ڈاکٹر موصوف اور ان کے حامیوں کی نظر میں ''فتویٰ بازی'' ہے، تشدد ہے، خارجی فکر ہے۔

اسلام کو دین برحق اور دوسرے ادیان کو باطل سمجھنا اگر فتویٰ بازی، تشدد، خارجیت ہے تو پھر اسلام کیا ہے؟ وہی جو ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو کفار میں شمار نہ کیا جائے؟

ہرگز یہ اسلام نہیں ہے۔ اگر یہی اسلام ہے تو پھر ایسے اسلام کو مسلمان جب تک رد نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

اسلام انسانی رواداری، حسن اخلاق، نرم خوئی، دشمنوں کے ساتھ بھی خیر خواہی کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ رواداری اور اخلاق کے نام پر حرام و مشرکانہ افعال

اور غیر اسلامی افکار و نظریات کو بھی جواز فراہم کر دیا جائے۔ اگر اسلام میں اس کی جگہ ہوتی تو اوّلِ روز ہی پیغمبر اسلام مشرکین مکہ کی پیش کش کو نہ ٹھکراتے۔ جب کفار و مشرکین مکہ نے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کے رب کو مان لیتے ہیں، آپ ہمارے بتوں کو مان لیجئے تو پیغمبر اسلام نے اپنے رب کے حکم سے صاف صاف یہ اعلان فرما دیا تھا: لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَ لِیَ دِیْنِ (سورۃ الکافرون) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے۔

آخر میں ہم ڈاکٹر موصوف کے استاذ غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے اُس بیان کو درج کر رہے ہیں جو آپ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے تعلق سے پیش فرمایا تھا۔ علامہ کاظمی نے طاہر القادری کی آخری ملاقات کے بعد دورانِ تدریس طلبہ کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا تھا:

''وہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا نہ کسی کے پاس علم ہے اور نہ کسی کے پاس عقل ہے۔ اُسے عنقریب اپنی انانیت کا پتہ چل جائے گا۔

ارے ظالم! تو کم از کم اتنا ہی خیال کر کہ تو نے اپنی استادی کی ایک نسبت میرے ساتھ قائم کی ہے۔ وہ انانیت سے بھرا ہوا ہے، انتہائی متکبر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نہ صرف دیابنہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں بلکہ یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ان کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے۔ بہر حال وہ میرے پاس آیا تھا، میں نے اُسے کہہ دیا ہے کہ آئندہ میرے پاس مت آنا، مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ جب کسی کے پاس آئے تو انسانیت کے ساتھ آئے، لیکن وہ تو طاغوت بن کر آتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کی بات نہ مانوں گا، ہر کوئی میری بات مانے۔ میں سمجھتا ہوں یہ گمراہ ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ البرّ لاہور، اگست ۱۹۹۵ء، مضمون کیسٹ غزالیٔ زماں علامہ احمد سعید کاظمی، بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص ۱۷۳)

فقط

ھذا ما ظھر لنا من امر الحق واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

رضاء الحق اشرفی مصباحی

دار التحقیق جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف (یوپی)